"افسوس ہندوستانیوں
اور پاکستانیوں میں جو
سمجھ دار جذبہ رکھتے ہیں۔
وہ قادیانی ہیں۔ اور
اپنے "کام" میں سرگرم باقی
بالکل کورے ہیں۔ . . ."
("دیار عرب میں" ص۱۲۹ مصنفہ مولوی مسعود عالم ندوی)

# ایمان کا دعویٰ کرنے والوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں ضرور ڈالا جاتا ہے

## خواہ مخالفت کتنا ہی زور دکھائے بہرحال جیتے گا وہی جس کے ساتھ خدا ہے

## ہماری جماعت کو اس وقت صبر و دعا اور نماز کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے

### خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ جولائی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد

ربوہ ۱۰ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۴ جولائی ۱۹۵۲ء کو خطبہ جمعہ میں اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ دعویٰ ایمان اور ابتلاء لازم و ملزوم ہیں۔ احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ابتلا صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے استمداد کرنے سے ہی دور ہو سکتے ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے صبر اور نمازوں کی طرف خاص توجہ دیں۔ حضور نے فرمایا۔ اگر انھوں نے اس قرآنی نسخہ پر کماحقہ عمل کر دکھایا تو جس طرح بگولا آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ آزمائش بھی دور ہو جائیگی۔ اور خدا تعالیٰ کے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر ان تمام مشکلات اور ابتلاؤں کو خود صاف کر دینگے۔

احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا قاعدہ ہے۔ کہ ایمان کا دعوےٰ کرنے والوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں کی بھٹی میں ضرور ڈالا جاتا ہے۔ دعوےٰ ایمان اور ابتلا لازم و ملزوم ہیں۔ پس ہماری جماعت بھی اگر اپنے دعوےٰ ایمان میں سچی ہے۔ تو اس کا آفات و مصائب سے دوچار ہونا لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون۔ پس مومنوں کا آزمایا جانا ایک ضروری امر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ اس کے دو علاج بھی بتائے ہیں۔ فاستعینوا بالصبر والصلوٰۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین۔ گویا ابتلاء صبر و صلوٰۃ کے ساتھ دور ہو سکتے ہیں۔ اور خوف خدا رکھنے والوں پر یہ بات مشکل نہیں۔ امن کی گھڑیوں میں انسان کبر و نخوت کا شکار ہو جاتا ہے۔ مگر مصائب و آلام اسے آستانۂ رب العزت پر جھکانے کے لئے ممد ہوتے ہیں۔ پس ہماری جماعت کو بھی اس وقت صبر دعا اور نماز کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ میرے تو وہم میں بھی نہیں آ سکتا کہ کوئی احمدی بے نماز ہو اگر ایسا ہو تو میں اسے کہتا ہوں کہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے تم پر نماز گراں نہیں ہونی چاہیئے۔ جو نماز کے پابند ہیں انہیں میں نماز کو سنوار کر ادا کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اور جو لوگ اس کے عادی ہیں۔ انہیں نوافل اور تہجد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات کو دور فرمائے اور جو لوگ کہ قبول حق کے راستہ میں روکیں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور فرمائے۔ اہل ربوہ کو باقاعدہ تہجد کے لئے جگانے کا انتظام محلہ جات میں کرنا چاہیئے

فرمایا اللہ تعالیٰ سے استمداد کرنے والا بہرحال غالب ہوگا۔ اگر خدا ہے تو سیدھی بات ہے اس سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں۔ اس لئے چاہیئے کتنی مخالفتیں ہوں۔ جلسے جلوس ہوں قتل و غارت ہو لعنت و ملامت ہو جیتے گا وہی جس کے ساتھ خدا ہے۔ تم نے دلوں کو بدلنا ہے۔ اس لئے مقلب القلوب سے نصرت طلب کرو۔ اور اس کے مقررہ ذریعہ صبر و صلوٰۃ کو بروئے کار لاؤ۔ صبر میں عملی طور پر محبت الٰہی کا اظہار اور نماز میں اس کا عشقیہ مظاہرہ ہوتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کے اجتماع سے محبت کامل اور فیضان ربانی جاری ہو جاتا ہے تم خدا کے فیضان کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

آخر میں حضور نے فرمایا میں نے تمہیں اس فتنہ کی خبر قبل از وقت دی تھی۔ پر تم نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اب یہ فتنہ آ گیا ہے۔ اور تم میں سے بعض گھبرا رہے ہیں۔ اب میں پھر خبردار کرتا ہوں کہ جس طرح بگولا آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فتنہ بھی مٹ جائیگا۔ اور یہ ساری کارروائیاں ھباءً منثورا ہو جائینگی خدا تعالیٰ کے فرشتے آئیں گے۔ اور مشکلات اور ابتلاؤں کو صاف کر دیں گے۔ لیکن ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ ذرائع کو عمل میں لائیں۔ اور اس سے الفت و وداد کا رشتہ مضبوط کریں۔ پھر وہ اتنا بے وفا نہیں کہ اپنی محبت کا اظہار نہ کرے۔ (نامہ نگار)

## جماعت احمدیہ کا عقیدہ

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں"
(ایام الصلح ص۸۶)

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیاکی زندگی میں رکھتے ہیں۔ اور جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔" (ازالہ اوہام ص۱۳۷)



ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر میکلیگن روڈ لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء

# کنونشن کو روکا جائے

کل ہم نے عرض کیا ہے کہ جو کنونشن احراریوں کی قیادت میں لاہور میں علمائے اسلام کہلانے والے منعقد کر رہے ہیں۔ یہ نہ صرف دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔ بلکہ عام ملکی قانون اور بین الاقوامی قانون کے نقاط نظر سے بھی ناجائز ہے۔

یہ علماء کی کنونشن جیساکہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کم از کم ۵۰۰ علماء پر مشتمل ہو گی۔ جن کو ملک کے اطراف و جوانب سے احراری جمع کر رہے ہیں اس کنونشن میں جو کچھ ہو گا۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ یہ خالص مذہبی کنونشن نہیں ہو گی کہ محض ختم نبوت یا کسی اور مذہبی مسئلہ پر اس میں علمی نقطۂ نظر سے گفتگو کی جائے گی۔ بلکہ اس کنونشن میں پاکستانی حکومت کی ایک نہایت وفادار جماعت کے شہری حقوق کو محدود و مسدود کرنے کے لئے تدابیر سوچی جائینگی اور مسلمان کہلانے والی جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کی قراردادیں پاس کی جائیں گی۔ اور پاکستان کی کیبنٹ کے معزز ممبر کے خلاف ناجائز مطالبات کئے جائیں گے۔

ہم کل ثابت کر چکے ہیں کہ یہ دونو باتیں اس لحاظ سے کہ دوسری بات پہلی بات پر انحصار رکھتی ہے۔ ایسی ہیں کہ جو ہر قانون کے لحاظ سے بالکل ناجائز ہیں۔ پھر جو علماء ملک کے طول و عرض سے اس میں حصہ لینے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ جب وہ زہرافشاں تقریریں کریں گے اور ایک دوسرے کے زہر کو اپنی ذہنیت میں جمع کر کے واپس اپنے اپنے مقام پر جائیں گے تو ضرور ہے کہ وہ اس زہر کو اپنے ماحول میں پھیلائیں۔ اور اس طرح تمام ملک میں یہ زہر یکدم پھیل جائے گا۔ اور ہر جگہ جماعت احمدیہ کے خلاف ایک اشتعال انگیز فضا پیدا ہو جائے گی۔ جس کے نتائج نہایت دوررس اور خطرناک ہوں گے۔

مسجدوں میں یا کسی دوسری جگہ مذہبی تقریروں یا مذہبی عبادات کو بجالانے کی آزادی جو حکومت نے دی ہے۔ جیساکہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے ہرگز ان تقاریر اور تجاویز کو شامل نہیں کرتی جس قسم کی تقاریر اور تجاویز اس کنونشن میں کی جائیں گی، وہ یقیناً اس قسم کی ہوں گی۔ جس قسم کی تقاریر اور تجاویز پر قدغن لگایا گیا ہے۔

محض مسئلہ ختم نبوت پر تقریر مذہبی اور علمی بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن جس ماحول میں موجودہ کنونشن منعقد کی جا رہی ہے وہ خالص ان شورش پسندوں کا پیدا کردہ ہے۔ جن کی بدعنوانیوں کی وجہ سے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا نفاذ ضروری سمجھا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو کنونشن ایسے ماحول میں اس شورش پسند فریق کی قیادت میں منعقد ہو رہی ہے۔ وہ کسی طرح بھی مذہبی یا علمی مسائل پر پرامن طریق سے تقریریں کرنے پر محدود نہیں رہ سکتی۔ پرامن مذہبی یا علمی مباحث کے لئے پرامن فضا کی ضرورت ہے۔ اس وقت فضا چونکہ مشتعل ہے۔ اسلئے ضرور ہے کہ خواہ کتنی بھی کوشش کی جائے گی۔ کہ مباحث خالص مذہبی یا علمی ماحول کے حدود کے اندر رکھے جائیں۔ مشتعل فضا سے ضرور متاثر ہوں گے اور جذبات کے شعلے ضرور بھڑکیں گے۔

اس لئے ہم حکومت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کنونشن کو پرزور ہاتھ سے روک دے ورنہ جو کچھ وہ ملک میں امن بحال کرنے کے لئے سعی و کوشش کر رہی ہے۔ وہ تمام خاک میں مل جائے گی۔ اس کا تجربہ حکومت کو ان ہنگاموں سے کافی ہو چکا ہے۔ جو مختلف مقامات گجرات یا شیخوپورہ وغیرہ میں ماخوذین کو عدالت میں پیش کرتے وقت بپا ہو رہے ہیں۔ یہ کنونشن بھی ان ہنگاموں جیسا ایک ہنگامہ پیدا کرے گی فرق صرف اتنا ہو گا کہ پہلے ہنگامے تو محدود تھے۔ مگر یہ ہنگامہ ان ہنگاموں سے اپنی وسعت اور تاثر کے لحاظ سے غیر محدود ہو گا۔ اور ممکن ہے کہ حکومت کو اس پر قابو پانے میں غیر معمولی دقتوں کا سامنا کرنا پڑے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس فتنہ کے بیج کو ہی جمنے نہ دیا جائے اور ایسی کنونشن کو جس سے اتنے بڑے خطرے کا احتمال ہے۔ شروع ہی سے روک دیا جائے۔ حکومت اور ملک دونوں کے لئے یہی بہتر رہے گا۔ ہم اپنے نظریہ کی تائید میں کہ یہ کنونشن ملک میں آگ لگا دے گی۔ احراریوں کے ترجمان "آزاد" سے ایک جلسہ کی کارروائی نقل کرتے ہیں جو چنیوٹ میں منعقد کیا گیا ہے۔ ان تقریروں کے انداز سے کنونشن کی تقریروں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

کل مورخہ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء بروز جمعہ کو چنیوٹ کی تمام مساجد میں مسئلہ ختم نبوت پر تقاریر ہوئیں اور اپنے بنیادی مطالبہ کو دہرایا گیا۔ کہ "مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے" چودھری ظفراللہ کو وزارت خارجہ کے عہدہ سے برطرف کر کے یہ عہدہ کسی مسلمان کے سپرد کیا جائے۔"

مولانا مسکین صاحب خطیب مسجد لاہوری گیٹ نے بمع مقتدیوں کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ اور شیر کی طرح گرجتے ہوئے کہا۔ کہ ہم ناموس محمدؐ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر اس راستہ میں ہماری جان بھی جاتی رہے۔ تو ہمارے لئے باعث فخر اور موجب عبادت ہے۔

جامع مسجد کے خطیب حافظ و قاری مولانا محمد حسین صاحب نے مسئلہ ختم نبوت کو ایسے رقت آمیز انداز میں بیان کیا کہ سامعین کے آنسو جاری ہو گئے۔ اور سامعین میں ان کے بیان سے نئی زندگی کی لہر دوڑ ادی اور عوام نے بعد نماز جمعہ جلوس نکالنے پر اصرار کیا۔ مگر مولانا صاحب نے ان کو پرامن رہنے کی تلقین کی نیز کہا کہ ۱۳ جولائی کا انتظار کیا جائے اس کے بعد چنیوٹ کے مشہور قومی ورکر ملک اللہ دتہ نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سے بار بار پوچھا جاتا ہے کہ چنیوٹ میں گرفتاریوں کا سلسلہ کب جاری ہو گا انہوں نے کہا یہ مسئلہ صرف احرار کا ہی نہیں، بلکہ پوری قوم کا مطالبہ ہے لہذا ۱۳ جولائی کی کنونیشن کا انتظار ضروری ہے اس کے بعد ہمارے لئے گھروں میں بیٹھنا حرام ہو گا یا جیل ہو گی یا پھانسی کا تختہ۔ انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مرزائی اشتعال پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کی چالوں سے ہوشیار رہیں۔ اور پرامن طریقہ سے اپنے مطالبات پر ڈٹے رہیں۔ اور اپنی جدوجہد کو اس وقت تک جاری رکھا جائے۔ جب تک کہ حکومت قوم کے مطالبات کو منظور نہ کر لے۔ (آزاد ۱۲ جولائی ۱۹۵۲ء)

ذرا غور فرمایا جاوے کہ

## جیل ہو گی یا پھانسی کا تختہ

اس کے بعد پرامن رہنے کی تلقین کتنی مضحکہ خیز ہے اگر حکومت واقعی ملک میں امن قائم کرنا چاہتی ہے تو ہماری درخواست ہے کہ وہ موجودہ فتنہ کی اہمیت کو پوری طرح سمجھے اپنی راہ میں کسی کے انفرادی مصالح کو حائل نہ ہونے دے اور جیساکہ بعض حلقوں کا خیال ہے کہ اس شورش کو جو ملک و قوم کے لئے سخت تباہ کن ہے۔ بقول مولوی ابوالحسنات صاحب مولوی غلام مرشد صاحب اور بعض اخبارات کے کسی کے لئے سیاسی اغراض حاصل کرنے کا اسسٹنٹ نہ بننے دے۔ کیونکہ ایسا سٹنٹ جو ملک و قوم کو ایسے عظیم خطرے میں ڈالنے والا ہو۔ اس لائق ہے کہ اس کے آلات کو کند کر دیا جائے۔

## روزنامہ "زمیندار" کی طرف سے قرآن کریم کی توہین

ہم نے الفضل کی چند گذشتہ اشاعتوں میں اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ جو مقالہ موسومہ بہ "احمدیت" علامہ اقبال کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ ہرگز ہرگز علامہ اقبال جیسے عالم و فاضل انسان کا جسے مشرقی اور مغربی علوم پر کافی عبور حاصل تھا۔ نہیں ہو سکتا بلکہ یہ کسی ادنےٰ تر دماغ کی اختراع ہے۔ جس کو نہ اسلام کی صحیح تعلیم کا علم ہے اور نہ احمدیت کی واقفیت جس کا مقصد اسی شریعت اسلامیہ کی تجدید و احیاء ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں لائے۔ اور جو آخری شریعت ہے۔ جس میں ذرا بھی اب تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔

اس پر اور تو کسی کو کچھ لکھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ البتہ معذرت پناہ روزنامہ زمیندار کے مدیر محترم نے ایک سب و شتم پر مشتمل لیڈر لکھ مارا ہے ؎

جز قیس اور کوئی نہ آیا بروئے کار

سوا گالیوں کے اور کچھ بھی نہیں۔ ہم نے اس مقالہ پر ایک علمی بحث کی ہے اور اندرونی شہادت سے اپنے نظریہ کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے چاہیئے تھا کہ اس پر اسی نقطۂ نظر سے بحث کی جاتی اور دکھایا جاتا کہ یہ واقعی اقبال کا ہی لکھا ہوا مقالہ ہے اور ہم نے جو اندرونی شہادت پیش کی ہے اس سے وہ نتائج برآمد نہیں ہوتے جو ہم نے برآمد کئے ہیں مگر اس بھاری پتھر کو کون اٹھائے

ہمیں جو گالیاں دی ہیں ان کے عوض تو ہم انہیں دعائیں پیش کرتے ہیں۔ البتہ نہ ہم اور نہ کوئی مسلمان اس توہین کو نظر انداز کر سکتا ہے جو زمیندار نے اپنے اس لیڈر کا عنوان قائم کرنے سے قرآن پاک کی کی ہے۔ عنوان میں مصرعہ لکھا ہے (نقل کفر کفر نہ باشد)

علامہ اقبال کا مقالہ اور مرزائی گزٹ

ع ایک جاہل کہہ رہا ہے تیر قرآں کا جواب

اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ (نعوذ باللہ من ذالک) اقبال کا مقالہ گویا قرآن مجید ہے۔ جس کا الفضل جواب

(باقی صٓ پر)

# مولانا عبد الحامد بدایونی کے نام کھلا مکتوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فضیلۃ الشیخ عبد الحامد البدایونی المحترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تشرفتُ بتعارفکم العام الماضی فی مؤتمر العالم الاسلامی بکراتشی وتلاقینا مراراً فی عدۃ مآدب اقیمت اذ ذاک۔ ثم دعوتمونی ورفیقیّ چودھری مشتاق احمد باجوہ امام مسجد لندن وملک عمر علی احد رؤساء ملتان الی المأدبۃ التی اقیمت من قِبَلِ جمعیۃ العلماء لفضیلۃ مفتی فلسطین المحترم وقد افضیتم الینا فی اثناء الحدیث الذی جری بینکم انکم تنوون زیارۃ ربوۃ ایضاً۔ وکان اذ ذاک نصب عینکم مشروع یفید العالم الاسلامی یحتاج الی المساعدات المالیۃ فوعدنا بحسن التعاون فی کل ما یؤول الی خیر الاسلام والمسلمین۔ لکننی التعجب عن موقفکم الیوم ضدنا واغرب من ذالک اننی اجد اسم العلامۃ السید سلیمان الندوی کذالک فی قائمۃ اسماء الاشخاص التی اذاعھا الاحرار زاعمین ان جمیعھم تکتلوا خلافنا وانشاء وامنھم جبھۃ ترمی الی مقاومتنا۔ اننا نحترم العلامۃ السید الندوی ونظرنا الیہ دائماً بنظر الاستحسان لخدماتہ الجلیلۃ فی تدوین التاریخ الاسلامی ولکن غریبٌ ما یعزیٰ الیہ فی مخالفتنا۔ علیٰ أن العصر الذی نحن فیہ ھو ذو العجائب فی کثیر من ظواھرہ ولا غرابۃ فی شئ اذ یکثر فی الباکستان من العلماء المخلّصین لا شعور لھم بالمسئولیۃ التی تقع علیٰ عاتقھم من حیث الانتساب الی العلم وکل شئٍ ممکن اذا نظرنا الی حالۃ بلادنا۔ سرعان ما تقع فریسۃ الکید والاطماع وانی اودّ أن احسن الظن فارسل الی حضرتکم مع کتابی ھذا رسالۃ موجزۃ وھی "کلمۃ الیقین فی تفسیر خاتم النبیین" واطلب الیکم أن تطالعوھا بامعانٍ واقول ان الجماعۃ الاحمدیۃ تعتقد حقاً بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو خاتم النبیین فی المعانی الاربعۃ التی ذھب الیھا السلف الصالح من العلماء الکرام فی تفسیر ھذا اللقب المبارک۔ وان احسن المعانی عندنا ھو الذی قال بہ اولیاء اللہ والعلماء الصالحون ونحن متفقون معھم فیہ کل الاتفاق۔ کما وأننا نؤمن ونوقن بحقیقۃ الخاتمیۃ من صمیم فؤادنا ونعتقد بالقرآن العظیم بانہ ھو کلام اللہ المجید فکیف بنا أن ننکر علیٰ رسولنا الاکرم منصبہ خاتم النبیین المذکور فیہ نعم نعتقد بان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی وابی وامی) ھو خاتم النبیین واللہ علیٰ ما نقول شھید

وبما أنکم تریدون عقد مجلس من العلماء للنظر فی مسئلۃ ختم النبوۃ فالمأمول من فضیلتکم ان تتصفحوا انتم ورفقاءکم من العلماء رسالتنا ھذہ بامعان النظر فی الحقائق المسرودۃ فیھا بحسن النیۃ وصدق الارادۃ وأن تتدبروا ملیّاً فیما اذا کانت طائفۃ الاحرار مخلصۃ للباکستان ومتیٰ کان اخلاصھا ھذا؟ فان لھا فی وراءھا تاریخاً مسھباً مشحوناً بحوادث الغدر مما لا یخفیٰ علیٰ احدٍ وانھا لعمری کلھا صحیفۃ سوداء فی تاریخ الباکستان فالمأمول أن یریٰ فی مجلس العلماء

أن کیف تبدّلت فی الاحرار سجیّتھم الغدارۃ وبای وجوہ استیقنت انفسکم بتمحیص ھذہ الاستحالۃ وصدقتھا ألیس بالامر الواقع ان الحکومۃ اتخذت خلافھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی محترمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ مؤتمر عالم اسلامی کے موقعہ پر مجھے آپ سے تعارف حاصل ہوا۔ مختلف تقریبوں پر کئی بار ملاقات کا موقعہ ملا۔ آپ کے زیر اہتمام جمعیۃ العلماء پاکستان کی طرف سے مفتی فلسطین کو جو دعوت دی گئی تھی۔ اس میں آپ نے مجھے اور میرے دو ساتھیوں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور ملک عمر علی صاحب کو بھی مدعو فرمایا۔ میرے ان دوستوں سے جو گفتگو ہوئی۔ اس میں آپ نے اس بات کا بھی اظہار فرمایا کہ آپ ربوہ تشریف لائیں گے۔ اس وقت آپ کے زیر نظر مسلمانوں کی بہبودی سے متعلق ایک تحریک تھی۔ اس لئے آپ کو مالی امداد کی ضرورت تھی۔ اسی غرض کے لئے آپ آنا چاہتے تھے ہر موقعہ پر ہماری طرف سے حسن تعاون کا وعدہ کیا گیا۔

لیکن اس وقت جو موقف آپ نے ہمارے خلاف اختیار کیا ہوا ہے، وہ میرے لئے باعث تعجب ہے۔ اور سب سے زیادہ باعث تعجب میرے لئے یہ امر ہے کہ علامہ سید سلیمان ندوی صاحب کا نام بھی احرار کی طرف سے ان لوگوں کی فہرست میں پیش کیا جا رہا ہے۔ جو اس وقت جماعت احمدیہ کے خلاف ایک محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔ ان کی تاریخی خدمات کے پیش نظر ہم انہیں بنظر احترام واستحسان دیکھتے رہے ہیں۔ لیکن ہماری مخالفت میں جو باتیں اب ان کی طرف منسوب کی جاتی ہیں۔ ہمارے لئے یقیناً تعجب کا باعث ہیں۔ لیکن یہ زمانہ جس میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ کئی لحاظ سے بو العجائب ہے۔ جس قسم کے غیر ذمہ دار علماء کی پاکستان میں کثرت ہے۔ اور بد قسمتی سے جن خود غرضیوں اور ریشہ دوانیوں کا ہمارا ملک جلدی شکار ہو جایا کرتا ہے۔ اس کے پیش نظر کوئی چیز بھی قابل تعجب نہیں رہتی۔ لیکن باوجود اس کے میں حسن ظنی سے کام لیتا ہوں۔ اس لئے میں اس خط کے ساتھ ایک چھوٹا سا رسالہ کلمۃ الیقین فی تفسیر خاتم النبیین آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں، اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اسے بغور مطالعہ فرمائیں گے، خاتم النبیین کے اس وقت تک علماء سلف صالحین کی طرف سے جو چار معنے کئے گئے ہیں جماعت احمدیہ ان معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے، ہمارے نزدیک سب سے اعلیٰ وافضل حقیقی مفہوم خاتم النبیین کا وہ ہے۔ جس کی طرف اولیاء اللہ اور سلف صالحین گئے ہیں، ان سے ہمارا کلی طور پر اتفاق ہے اور خاتم النبیین کی حقیقت پر ہمارا ایمان بلکہ پختہ عقیدہ ہے، ہم قرآن مجید کو خدا تعالے کا کلام مانتے ہیں پھر آنحضرت صلعم کے خاتم النبیین ہونے کے ہم کیونکر منکر ہو سکتے ہیں ہم آنحضرت صلعم (فداہ نفسی وابی وامی) کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ واللہ علی ما نقول شہید

چونکہ آپ نے ختم نبوت کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے علماء کرام کی ایک مجلس منعقد کرنے کا ارادہ فرمایا ہے، اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ آپ اور دوسرے علماء اس رسالہ میں بیان کردہ حقائق پر صدق نیت اور نیک ارادہ کے ساتھ غور فرمائیں گے۔ نیز اس امر کو بھی زیر بحث لایا جائیگا کہ یہ احراری ٹولی کب سے پاکستان کی وفادار بنی ہے۔ یہ گروہ اپنے پیچھے ایک لمبی تاریخ رکھتا ہے۔ اس نے ہمیشہ مسلمانوں سے غداری کی، انقلاب سے پہلے کی احرای غداریاں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ یہ پاکستان کی تاریخ کا ایک نہائت ہی سیاہ ورق ہے۔ اتنی جلدی ان میں یہ "انقلاب وفاداری" کہاں سے آ گیا اور اس انقلاب کا یقین آپ جیسے علماء کو کن وجوہ کی بناء پر ہوا۔ کیا

الوسائل الصارمة بناءً علیٰ فتنتهم التی اثاروها فی ارض البلاد وطولها ودعایة القتل و النهب التی قام بها خطباءهم خلاف الجماعة الاحمدیة وقد وقعت بالفعل حوادث العدوان من جراءِ کل ذالک فلما أن اقدمت الحکومة علی اقامة الحدود وتصدت لاعادة الامن العام الیٰ نصابه بالوسائل المشروعة فقامت هٰذه الشرذمة ومن لفّ لفیفها تناصب الحکومة العداء وجعلت ترمیها بتهمة المداخلة فی الدین کانّ الفوضیٰ عندهم هو الدین وباتت ترفع عقیرتها خلاف اولی الامر منهم بأنهم یمنعون العلماء البحث فی مسئلة ختم النبوة والوعظ والنصیحة فی المساجد ـ

فعلیکم والحقیقة کماهی مراجعة النظر فیما اذا کان هؤلاء المتظاهرون بالاخلاص نحو الباکستان ـ یظاهرون ثوّار الفتن علی العدوان والمعصیة وهل هم مصیبون فیما یفعلون اری انه من الواجب علیٰ امثالکم ان یفکروا فی صواب الامر وخطأه ویحددوا موقف العلماء ازاء کل هذه الفتن ـ

وبالختام ارجو أن تسمحوا العلماء نا ایضا بابداء نظریتهم فی مسئلة ختم النبوة فی المجلس الذی سیُعقِدُ البحث فیها وقد انتدبت لذالک من قِبَلِ الجماعة الاحمدیة فضیلة الاستاذ ابی العطاء وفضیلة الاستاذ جلال الدین شمس وساُرسلهما الیکم عند مایصلنی جوابکم ـ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ (ناظر دعوة وتبلیغ ربوہ)

امر واقعہ نہیں۔ کہ حکومت نے موجودہ اقدام ان کے خلاف محض اس لئے عائد کیا ہے۔ کہ انہوں نے فتنہ انگیزی۔ تشدد اور قتل وغارت کے فتوے جماعت احمدیہ کے خلاف پاکستان کے طول وعرض میں شائع کئے۔ جابجا جلسے کر کے لوگوں کو مشتعل کیا۔ اور ان کی اشتعال انگیزی سے قتل ولوٹ اور مار پیٹ کے متعدد واقعات ہوئے ہیں۔ اب جبکہ حکومت پاکستان نے امن قائم کرنے کے لئے ان کے خلاف اقدام کیا ہے۔ تو اس اقدام کو پاکستان کا یہ "مخلص" اور "وفادار گروہ" "مداخلت فی الدین" ظاہر کر رہا ہے۔ اور اسے یہ رنگ دیا جاتا ہے۔ کہ ختم نبوت کے متعلق اظہار خیالات اور مسجدوں میں وعظ ونصیحت کرنے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اور جن علماء کی طرف سے اس میں ان کی پیٹھ ٹھونکی جا رہی ہے۔ وہ کہاں تک حق بجانب ہیں۔ اس موقعہ پر ایسے علماء کے موقف کے متعلق بھی تبادلہ خیالات کیا جائے۔ کہ وہ کہاں تک درست ہے۔

آخر میں میں امید کرتا ہوں۔ کہ چونکہ ختم نبوت کا مسئلہ علماء کے سامنے علمی طور پر زیر غور آئے گا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو بھی آپ موقعہ دیں گے۔ کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اور اس غرض کے لئے میں جماعت احمدیہ کی طرف سے فاضل ابوالعطاء صاحب اور فاضل جلال الدین صاحب شمس کے نام تجویز کرتا ہوں۔ آپ کی طرف سے اطلاع آنے پر ان کو بھیج دوں گا۔ $\frac{۳۲}{۵۲}$-۷-۷ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ (ناظر دعوت وتبلیغ ربوہ)

کلمة الیقین فی تفسیر خاتم النبیین

# خاتم النبیین کے بہترین معنے

## خداترس مسلمانوں کے لئے قابل غور حقائق

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ٭ دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے ٭ جان و دل اس راہ پر قربان ہے
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب ٭ کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب

تمام مسلمان فرقوں کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید کی نص ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰة والسلام کے لئے لفظ خاتم النبیین بطور مدح وفضیلت ذکر ہوا ہے۔ اب سوال صرف یہ ہے۔ کہ لفظ خاتم النبیین کے کیا معنے ہیں؟ یقیناً اس کے معنے ایسے ہی ہونے چاہئیں۔ جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت اور مدح ثابت ہو۔ اسی بناء پر حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند نے عوام کے معنوں کو نادرست قرار دیا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپؐ کا زمانہ انبیاءؑ سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم وتاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔" (رسالہ تحذیر الناس ص۳)

سلف صالحین کی کتابوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ خاتم النبیین کا مفہوم واضح کرنے کے لئے چار طریق اختیار کئے گئے ہیں۔

اول خاتم النبیین کے معنی ہیں۔ "آخری صاحب شریعت پیغمبر جس کی شریعت کبھی منسوخ نہ ہوگی"۔ یہ معنے بزرگانِ امت سے بکثرت مروی ہیں۔ حسب ذیل حوالجات پر غور فرمائیں:-

(۱) حضرت ملا علی القاریؒ تحریر فرماتے ہیں:-

"فلا یناقض قوله خاتم النبیین اذا المعنیٰ انه لایأتی نبی ینسخ ملته، ولم یکن من امته" (موضوعات کبیر ص۵۸ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:- یہ بات خاتم النبیین کے خلاف نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ ایسا نبی نہیں آ سکتا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے۔ یا آپؐ کی امت میں سے نہ ہو۔

(۲) حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں۔

"ختم به النبیون ای لایوجد من یامره الله سبحانه بالتشریع علی الناس" (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ص۵۳)

ترجمہ:- آپؐ پر بایں معنے نبی ختم ہوئے۔ کہ آپؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہوگا۔ جسے اللہ تعالےٰ لوگوں کے لئے صاحب شریعت نبی بنا کر بھیجے۔

(۳) الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن العربی لکھتے ہیں:-

"ان النبوة التی انقطعت بوجود رسول الله صلعم انما هی نبوة التشریع لا مقامها فلا شرع یکون ناسخا لشرعه صلعم ولا یزید فی شرعه حکما اٰخر وهذا معنی قوله صلعم ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبیّ ای لا نبی یکون علیٰ شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی۔"

(فتوحات مکیہ جلد۲ ص۳)

ترجمہ:- وہ نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود پر منقطع ہوئی۔ وصرف تشریعی نبوت ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں۔ جو حضور علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کرے۔ یا آپ کی شریعت میں کوئی اضافہ کرے۔ آنحضرت صلعم کی حدیث ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو میری شریعت کے خلاف شریعت رکھتا ہو۔ بلکہ اگر ہوگا۔ تو وہ میری ہی شریعت کے تابع ہوگا۔"

(۴) حضرت السید عبدالکریم جیلانی تحریر فرماتے ہیں:-

"فانقطع حکم نبوة التشریع بعده وکان محمد صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین۔"

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبوت کا حکم منقطع ہو گیا۔ اسی لئے آپؐ خاتم النبیین قرار پائے۔"

(الانسان الکامل باب ۳۶)

(۵) جناب مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی لکھتے ہیں:-

"بعد آنحضرت صلعم کے یا زمانے میں آنحضرت صلعم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

(رسالہ دافع الوسواس ص۱۲)

(۶) حضرت امام عبدالوہاب الشعرانی تحریر فرماتے ہیں:-

"وقوله صلعم لانبی بعدی ولارسول المراد به لامشرع بعدی۔"

ترجمہ:- کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث لانبی بعدی سے مراد یہی ہے۔ کہ میرے بعد کوئی صاحب شریعت پیغمبر نہیں ہوگا۔ (الیواقیت والجواہر جلد۲ ص۴۲)

(۷) جناب نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:-

"لانبی بعدی آیا ہے۔ جس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ لیکر نہیں آئے گا۔" (اقتراب الساعة ص۱۶۲)

(۸) حضرت امام محمد طاہر صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

"هذا ایضا لاینافی حدیث لانبی بعدی لانه اراد لانبیّ ینسخ شرعه"

ترجمہ:- کہ یہ امر لانبی بعدی کے منافی نہیں۔ کیونکہ اس حدیث سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد یہی تھی۔ کہ کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔

(تکملہ مجمع البحار ص۸۵)

ان تمام اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ علمائے امت بالعموم خاتم النبیین کے معنے یہی کرتے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت ہمیشہ قائم رہے گی۔ اور کوئی نبی آپؐ کی شریعت کو منسوخ نہ کر سکے گا۔ ظاہر ہے۔ کہ ان معنوں کی رو سے حضور علیہ السلام کی شریعت کا دوام آپؐ کے لئے باعثِ مدح قرار پائے گا۔ لیکن اس سے غیر تشریعی نبی کی آمد کا امکان بھی ثابت ہوگا۔ بہرحال یہ معنے اپنے اندر خوبی رکھتے ہیں۔ اور محققین امت کی بہت بڑی تعداد ان پر حصر کرتی رہی ہے۔

دوم :۔ خاتم النبیین کے دوسرے معنے "نبیوں کی مُہر یا انگوٹھی" کئے گئے ہیں حضرت شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم کے ترجمہ میں آج تک یہی معنے شائع ہوتے رہے ہیں۔ لفظ خاتم مفرد ہونے کی صورت میں مُہر یا انگوٹھی کے معنوں میں ہی مستعمل ہوتا ہے۔ انگوٹھی پہننے والے کے لئے زینت کا موجب ہوتی ہے اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے لئے بمنزلہ فخر و زینت ہیں یہ معنے بھی درست ہیں لغت کی کتاب مجمع البحرین میں لکھا ہے :۔

"و محمدؐ خاتم النبیینؐ
یجوز فیہ فتح التاء و کسرھا
فالفتح بمعنی الزینۃ ماخوذ من
الخاتم الذی ھو زینۃ للابسہ"

(زیر لفظ خاتم)

کہ خاتم بمعنے زینت و خوبصورتی استعمال ہوتا ہے۔ کیونکہ انگوٹھی اپنے پہننے والے کے لئے خوبصورتی کا موجب ہوتی ہے"۔

تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے :۔

"صار کالخاتم لھم الذی
یختمون بہ و یتزینون
بکونہ منھم"

کہ آنحضرت صلعم انبیاء کے لئے بمنزلہ انگوٹھی قرار پائے اور آپ ان میں سے ہو کر ان کی زینت کا موجب بنے (جلد ۷ صفحہ ۲۸۶)

مشہور شاعر ابن معتوق کے اس شعر میں بھی اسی مفہوم کو ادا کیا گیا ہے۔ شاعر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف میں کہتا ہے ؎

طوقُ الرِّسالۃِ تاجُ الرُّسُلِ خاتَمُھُم
بَلْ زِینَۃٌ لِعِبَادِ اللّٰہِ کُلِّھِم

پس خاتم النبیین کا ایک مفہوم یہ بیان ہوا ہے کہ آپؐ جملہ نبیوں کے لئے زینت کا موجب ہیں مُہر تصدیق کا کام دیتی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا مفہوم "مصدّق النبیین" بھی لیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ خاتمیت محمدیہ کا یہ مفہوم بھی اپنے اندر گونہ مدح و فضیلت رکھتا ہے۔

سوم : خاتم النبیّین کے ایک معنے کئے جاتے ہیں "سب سے آخری نبی" اگر "آخری نبی" کا فضیلت والا مفہوم لیا جائے تو ان معنوں میں بھی چنداں حرج نہیں۔ تمام زبانوں میں "آخری" کا لفظ اعلےٰ و افضل کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی نے امام ابن تیمیہ کو "آخر المجتہدین" قرار دیا ہے (الاشباہ والنظائر جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)

ایک عرب شاعر نے اپنے ممدوح کو نبی غالب کا "آخری" قرار دے کر کہا ہے ؎

شَرَیٰ وُدِّی وَ شُکْرِیْ مِن بَعِید
لِآخِرِ غَالِبٍ اَبَدًا رَبِیعٌ

اس شعر کا ترجمہ دیوبند کے مولوی ذوالفقار علی صاحب نے بدیں الفاظ کیا ہے :۔

"ربیع بن زیاد نے میری دوستی اور شکر دور بیٹھے ایسے شخص کے لئے جو بنی غالب میں آخری یعنی ہمیشہ کے لئے عدیم المثل ہے خرید لیا ہے"۔ (حماسہ باب الادب)

اس سے ظاہر ہے کہ آخری کے معنے عدیم المثل کے بھی ہوتے ہیں۔ غالباً انہی معنوں کو مدنظر رکھ کر علامہ اقبالؔ نے داغؔ کو دلی کا آخری شاعر قرار دیتے ہوئے کہا ہے ؎

چل بسا داغؔ آہ میّت اس کی زیبِ دوش ہے
آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے

پس اگر خاتم النبیّین کا ترجمہ آخری نبی بایں معنی ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑا کوئی نبی نہیں تو یہ معنے بھی درست ہیں۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل ترین رسول ہیں۔ آپؐ کا مقام و رتبہ سب انبیاء سے بلند اور آخری ہے لیکن اگر آخری نبی کے معنے محض زمانہ کے لحاظ سے پیچھے آنے والے نبی کے ہوں تو اوّل تو یہ کوئی مدح نہیں۔ دوسرے ان معنوں کے لحاظ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام آخری نبی قرار پاتے ہیں کیونکہ مسلمانوں کے فرقے ان کی آمد کے قائل اور منتظر ہیں۔

چہارم۔ خاتم النبیّین کے معنے اپنی مرکب صورت میں افضل النبیّین ہیں یعنی "پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار" خاتم النبیین کے یہ معنے عربی زبان کے محاورات کے مطابق ہیں۔ عربی میں خاتم الاولیاء۔ خاتم الشعراء۔ خاتم المجتہدین۔ خاتم المفسرین خاتم الاکابر۔ خاتم المعلّمین وغیرہ بیسیوں مرکب استعمال ہوتے ہیں اور صدہا مرتبہ مقام مدح پر ان کا استعمال ہوا ہے مگر ایک مثال بھی ایسی موجود نہیں کہ خاتم بصورت مرکّب اضافی مقام مدح پر آیا ہو اور اس کے معنے بجز افضل و اعلےٰ کے کچھ اور ہوں۔ ہم اپنے مخالفین کو یہاں اور بلاد عربیہ میں چیلنج کر چکے ہیں مگر اس قانون کے خلاف ایک مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

حضرت امام فخر الدّین رازی نے کیا خوب تحریر فرمایا ہے۔ انسانی ارتقاء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :۔

"فاعطاھم العقل و بعث فی
ارواحھم نور البصیرۃ و جوھر الھدایۃ
فعند ھذہ الدرجۃ فازوا بالخلع
الاربع، الوجود، و الحیاۃ، و القدرۃ
و العقل، فالعقل خاتم الکل والخاتم
یجب ان یکون افضل ألا تری
ان رسولنا صلے اللہ علیہ وسلم
لما کان خاتم النبیّین کان افضل
الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام
و الانسان لما کان خاتم المخلوقات
الجسمانیۃ کان افضلھا فکذالک العقل
لما کان خاتم الخلع الفائضۃ
من حضرۃ ذی الجلال کان
افضل الخلع و اکملھا"

(تفسیر کبیر رازی جلد ۶ صفحہ ۳۱)

ترجمہ :۔ "اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو عقل عطا فرمائی اور ان کی روحوں میں نورِ بصیرت اور جوہر ہدایت پیدا فرمایا۔ اس موقعہ پر انہیں چار خلعتیں نصیب ہوئیں۔

(۱) وجود (۲) زندگی (۳) قدرت (۴) عقل۔ اور عقل ان تمام خلعتوں کی خاتم ہے۔ اور خاتم کے لئے واجب ہے کہ وہ افضل ہو۔ دیکھو جس طرح ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہونے کی وجہ سے سب نبیوں سے افضل قرار پائے اور انسان جسمانی مخلوقات کا خاتم قرار پانے کے باعث سب سے افضل ٹھہرا۔ اسی طرح عقل جب ان خلعتوں کی خاتم ہے تو ضرور ہے کہ وہ ان سب سے افضل و اکمل ہو"۔

جناب شیخ فرید الدّین صاحب عطّار تذکرۃ الاولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

"مجذوب کے لئے چند درجے ہیں بعض کو ان سے ایک تہائی دیتے ہیں اور بعض کو آدھے اور بعض کو آدھے سے زیادہ جبکہ اس درجہ کو پہنچتا ہے تو وہ مجذوب نبوت کے حصّے کے سبب سے تمام مجذوبوں سے بڑھ جاتا ہے اور خاتم الاولیاء ہوتا ہے اور سردار تمام ولیوں کا جیسا کہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلعم خاتم الانبیاء تھے"۔ (ترجمہ تذکرۃ الاولیاء مطبوعہ کانپور صفحہ ۵۳۶)

پس خاتم النبیّین کے معنے ہوں گے سب نبیوں سے افضل و برتر۔ یہ معنے محاورہ زبان کے مطابق ہیں۔ خود قرآن مجید کی متعدد آیات ان معنوں کی تائید کرتی ہیں

واضح رہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل النبیین ہونے کا ایک مثبت پہلو ہے اور ایک منفی پہلو ہے۔ حضور کا افضل النبیین ہونا اگر یہ مستلزم ہے کہ آپؐ کے برابر یا آپ سے بڑا کوئی نبی نہ ہو۔ آپؐ کی شریعت کو کوئی منسوخ نہ کر سکے یہ اس کا منفی پہلو ہے۔ عام طور پر پہلے علما نے اسی پر زور دیا ہے۔ دوسرا مثبت پہلو یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں آپؐ کی امت کو وہ تمام انعامات اور برکات حاصل ہوں جو پہلے نبیوں صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کو حاصل ہوتی تھیں آنحضرتؐ کی غلامی میں تمام فیوض جاری ہوں کیونکہ کامل کا کمال اس کے دائرہ کمال سے ہی ثابت ہوتا ہے یہ خاتم النبیّین کا مثبت پہلو ہے ان دونوں پہلوؤں کی وضاحت کے لئے ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ الخاتم لما سبق والفاتح لما انغلق (نہج البلاغہ ورق ۹۵) کہ آنحضرتؐ کے آنے سے انبیاء سابقین کے فیوض تو بند ہو گئے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض جاری ہو گئے۔

قرآن مجید میں جہاں پر سورۃ احزاب میں آیت خاتم النبیین آئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا کہ مومنوں کو بشارت دو کہ ان کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے فضل کبیر مقدر ہے۔ سورۃ نساء میں اس فضل کبیر کی تفسیر میں فرمایا :۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ
مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ
مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ
وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ٥
ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰہِ وَکَفٰی
بِاللّٰہِ عَلِیْمًا ٥ (ع ۹)

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو سابق انعام یافتہ لوگوں کے جملہ انعامات نبوّت۔ صدیقیت۔ شہادت اور صالحیّت ملیں گے یہ ان منعم علیہ لوگوں کے رفقاء ہوں گے یہ خدا کا فضل ہے اور اللہ خوب جاننے والا ہے۔

پس ضروری ہوا کہ خاتم النبیّین سے جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برابری یا آپؐ پر افضلیت کی نفی ہو۔ وہاں آپ کی اتباع میں فیوض و انعامات کا اجراء بھی ثابت ہو۔ اس طرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حقیقی طور پر خاتم قرار پائیں گے۔ حضرت امام راغب اصفہانی اپنی کتاب المفردات میں لکھتے ہیں :۔

"الختم والطبع یقال علےٰ وجہین
مصدر ختمت و طبعت، و ھو تاثیر
الشئ کنقش الخاتم والطابع،
والثانی الاثر الحاصل عن النقش"

(مفردات راغب)

کہ حقیقی طور پر لفظ ختم دو معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے (۱) مصدری معنے جیسے مُہر اور انگوٹھی کا نقش پیدا کرنا (۲) نقش کرنے سے جو نشان پیدا ہو۔ یہ دو حقیقی معنے ہیں باقی معانی مجازی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خاتم النبیّین کا حقیقی مفہوم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اور فیوض کے اُمّت میں جاری ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

معزز قارئین کرام! آپ خود غور فرمائیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح اور کمال پر ان چاروں معنوں میں سے کون سے معنے دلالت کرتے ہیں؟ آپ ادنےٰ تدبّر سے اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ خاتم النبیین بمعنی افضل النبیین بہترین معنے ہیں۔ یہ معنے آیات، احادیث، لغات اور محاورات زبان کے مطابق ہونے کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے کمالِ تام پر دلالت کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ لفظ خاتم النبیّین مقامِ مدح پر وارد ہوا ہے جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے یہی معنے مانتی ہے اور رہتی دنیا تک ان کی حفاظت کرتی رہے گی۔ بانیٔ سلسلۂ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:-

(الف) "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو انکی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرفِ مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے۔ اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی" (تتمہ چشمۂ معرفت ص۹)

(ب) "اللہ جلّ شانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا۔ یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیّین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (حقیقۃ الوحی ص۹۷ حاشیہ)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جن معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے۔ وہی معنے بہترین ہیں۔ سابق محققین کے معنے بھی ان میں شامل ہیں۔ ان دریں حالات بعض لوگوں کا جماعت احمدیہ کے خلاف یہ الزام سراسر بے جا ہے کہ احمدی لوگ ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خاتمیتِ محمدیہؐ کا صحیح اور جامع مفہوم صرف جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اور وہی اس زمانہ میں خاتمیتِ محمدیہؐ کی حقیقی وضاحت اور حفاظت کرتی ہے۔ دوسرے لوگ تو صرف نام کی مجالس "تحفظِ ختمِ نبوت" بناتے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ ایک طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت قرآن مجید کی بیسیوں آیات کو منسوخ قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف حضرت عیسےٰ علیہ السلام کیلئے جو مستقل رسول ہیں۔ چشم براہ ہیں کہ وہ کب آسمان سے اتر کر امت محمدیہ کی دستگیری کرتے ہیں۔ کیا ہمارے بھائی قیامت کے مواخذہ سے ڈر کر اپنے الزام اور اپنے عقیدہ پہ نظر ثانی کریں گے؟ مبارک ہیں وہ لوگ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی مقام کو شناخت کر کے آپؐ سے سچی اور کامل محبت رکھ کر خدا کے محبوب بنیں اللہ تعالےٰ سب مسلمانوں کو توفیق بخشے۔ آمین!

## ایک آخری گذارش

مندرجہ بالا چار معنوں میں سے تمام بیرونی کمی لحاظ سے جو معنے مناسب ہیں وہ آپ خود ملاحظہ فرما چکے ہیں ان معنوں کے رُو سے تمام آیات اور احادیث میں کامل تطابق پیدا ہو جاتا ہے کسی قسم کا تعارض باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ جس آیت یا حدیث سے نبی کے آنے کا اثبات ہوتا ہے اس سے صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی نبی مراد ہے مستقل یا صاحبِ شریعت نبی مراد نہیں۔ اور جہاں جہاں انقطاعِ نبوت کا ذکر ہے اس سے تشریعی یا مستقل نبی مراد ہے موجودہ علماء کی غلطی یہ ہے کہ وہ شریعت والی نبوت کی بندش پر دلالت کرنے والی احادیث وغیرہ کو ہر قسم کی نبوت کے بند ٹھہرانے کے لئے پیش کرتے ہیں حالانکہ سلف صالحین ان آیات یا احادیث کے یہ عام معنے نہ کرتے تھے بلکہ ان سے صرف شریعت والی نبوت بند مراد لیتے تھے۔

باقی رہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت سو وہ غیر تشریعی نبوت ہے جو حضرت خاتم النبیّین کے امتی ہونے کے نتیجہ میں آپؑ کو ملی ہے اور یہ علماء خود مانتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود نبی ہوگا۔ پس یہ نزاع کوئی حقیقی نزاع نہیں۔ قابلِ غور امر صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے کن معنوں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان کا اظہار ہوتا ہے۔ ہمارے پیش کردہ معنوں سے یا عوام علماء کے ذکر کردہ معنوں سے۔ حضرت امام محمد الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لفظ خاتَم (بفتح التاء) کے متعلق لکھا ہے۔

"فَمَعْنَاہُ اَحْسَنُ الْاَنْبِیَاءِ خَلْقًا وَخُلُقًا لِاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَالُ الْاَنْبِیَاءِ کَالْخَاتَمِ الَّذِیْ یُتَجَمَّلُ بِہٖ" (زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد ۳ ص۱۶۳ مطبوعہ مصر)

کہ خاتم الانبیاء کے معنے تمام نبیوں سے حسنِ خلق اور اخلاق میں اعلےٰ ہونے کے ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء کے لئے اسی طرح زینت اور خوبصورتی ہیں جیسا کہ انگوٹھی انسان کیلئے موجب زینت ہوتی ہے"

گویا سرورِ کائنات حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالاتِ انبیاء و مرسلین ہیں اور سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔

حسنِ یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

صلے اللہ علیٰ خاتم النبیین سیدنا محمد وآلہ الطیبین۔

## ولادت

بندہ کو اللہ تعالےٰ نے ۷ جولائی کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے بچی چودھری محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کی نواسی اور ملک عطا محمد صاحب مرحوم منٹگمری کی پہلی پوتی ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور خادمِ دین بننے کی دعا فرمائیں۔ بشیر احمد خان ساز پشاور

# الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

## احرار کے پھیلائے ہوئے فتنہ انگیز مغالطوں کے جواب میں

### ۲۵ ؍ جولائی ۱۹۵۲ء تک شائع ہوگا

جس میں

۱۔ بزرگان و ائمہ سلف کے بیان کردہ خاتم النبیین کے معانی اور عقائد (۲) جماعت احمدیہ کا عقیدہ کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں" (۳) احرار کے سیاسی اعتراضات کا جواب ۴۔ احرار کی فتنہ انگیزیوں کے تار ہلانے والا کون ہے؟ (۵) احرار کی سیاسی شورشوں کی غرض و غایت ـــ بے نقاب کر کے پاکستان کے بہی خواہان کو حقیقت سے آگاہ کیا جائے گا۔ ۲۴ صفحات ہوں گے ـــ اہل قلم اصحاب ان میں سے کسی موضوع پر جو مضمون لکھیں اس اعلان کے تین دن بعد تک ارسال کر دیں۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔

پرچہ کی اشاعت زیادہ کرنے کے لئے قیمت ۲ ؍ برائے نام رکھی گئی ہے جو دوست اشاعت کے لئے پرچہ لیں انہیں ۲ ؍ میں پرچہ دیا جائے گا۔

جماعت کے عہدیداران وقت کی اہمیت کے پیش نظر ابھی سے حلقہ اشاعت وسیع کرنے کی سکیم بنالیں۔ اور مطلوبہ تعداد سے دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں۔

ایسے اصحاب جو خود پرچہ تقسیم نہ کر سکتے ہوں وہ اپنی طرف سے اعانت کی رقم دفتر ہذا میں بھجوا دیں اور ان شرفاء کے اسماء سے بھی مطلع فرمائیں۔ جنکو وہ پرچہ بھیجنا چاہتے ہوں دفتر ہذا بذریعہ ڈاک رعایتی شرح (-/۱ فی پرچہ) میں پرچہ بھجوا سکتا ہے۔ جبکہ عام شرح سے ار خرچ ڈاک ہوگا۔ اس خرچ کی بچت احباب کو ہو سکتی ہے۔

احباب کرام کو اس کی اشاعت میں عملی طور پر اور رقوم اعانت بھیجکر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ اس موقع پر کہ طبائع میں تلاش حق کا جذبہ موجزن ہے۔ پرچہ کی اشاعت بے حد مفید اور احباب کرام کیلئے ثواب کا موجب ہوگی (ایڈیٹر و منیجر الفضل)

# الفضل کا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نمبر

ہر محب وطن پاکستانی موجودہ احرار ایجی ٹیشن کے اسباب جاننے کے لئے روزنامہ الفضل لاہور کے مطالعہ کا اشتیاق رکھتا ہے اور الفضل کی خریداری میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔

ہم نے احباب کی خواہش کی تکمیل کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ اس سلسلہ میں ضروری مضامین یکجائی طور پر خاتم النبیین نمبر کی صورت میں شائع کئے جاویں۔ تاکہ وقت کی اہم ضرورت پوری ہو سکے۔ آپ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ اس قسم کے خاص نمبر میں آپ کا اشتہار کس قدر مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی زیادہ وضاحت کی ضرورت نہیں۔ عام اشاعت کے علاوہ یہ خاص نمبر ہزاروں کی تعداد میں ملک کے طول و عرض میں اشاعت پذیر ہوگا۔ اس لئے آپ اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور بواپسی اپنے اشتہار کا مسودہ اور اجرت اشتہار ارسال فرما کر اس نمبر میں جگہ ریزرو کروالیں۔ وقت بہت کم ہے اور یہ پرچہ ۲۱ ؍ جولائی ۱۹۵۲ء کو تیار ہو کر پریس میں چلا جائے گا (انشاء اللہ تعالےٰ) اسلئے مسودہ یا چربہ اشتہار اور اجرت اشتہار بھجوانے میں فوری اقدام کر کے اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خاص موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔

(منیجر اشتہارات الفضل لاہور)

# جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر بصدق دل ایمان رکھتی ہے

## مکفرین علماء سے دس سوالات

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس)

اس وقت جماعت احمدیہ کے مخالف جو طوفان بدتمیزی احراریوں نے بیرونی دشمنوں کے ایماء پر پاکستان کی وحدت و سالمیت کو نقصان پہنچانے کے لئے برپا کر رکھا ہے۔ اس کی بناء یہ قرار دی ہے کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں۔ حالانکہ یہ احمدیوں پر ایک بلک صریح افتراء اور بہتان ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بصدق دل خاتم النبیین یقین کرتی ہے چنانچہ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں "نعتقد ان رسولنا خیر الرسل وافضل المرسلین وخاتم النبیین وافضل من کل من یاتی وخلا" کہ ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے بہتر و افضل ہیں۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور تمام انسانوں سے جو گذر چکے ہیں یا آئندہ قیامت تک ہوں گے۔ آپ افضل و برتر ہیں (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۷)

(۲)۔ اور فرماتے ہیں:۔ "ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں" (ایام الصلح صفحہ ۸۶)

(۳)۔ فرماتے ہیں۔

"ہم مسلمان ہیں۔ خدا کی کتاب قرآن مجید پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نبی اور رسول ہیں۔ آپ کا دین تمام دینوں سے افضل ہے اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے۔ کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں" (مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶)

۴۔ "ہم اس بات پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ (جو خدا تعالیٰ نے) فرمایا:۔

ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین"

(ایک غلطی کا ازالہ)

۵۔ "مجھے اللہ جلشانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں ہوں۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ میرا عقیدہ ہے اور ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے"

(کرامات الصادقین صفحہ ۲۵)

پس کوئی شخص جماعت احمدیہ میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ بیعت کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بصدق دل اقرار نہ کرے۔ چنانچہ بیعت فارم میں یہ الفاظ موجود ہیں

"دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا شرک نہیں کروں گا۔ اسلام کے تمام احکام کو بجا لانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کروں گا"

اور تمام احمدی یہ الزام دینے والوں کو کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے کاذب یقین کرتے ہیں۔ کیا علماء کے لئے یہ خوف کا مقام نہیں۔ کہ ان لوگوں کے متعلق جو جلوت و خلوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اور بانی جماعت احمدیہ کی نہ ایک کتاب بلکہ بیسیوں کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان کا ذکر ہے۔ انہیں منکر خاتم النبیین قرار دیا جائے۔ ایسا کلمہ سوائے کسی ناپاک صفت و دل انسان کے جسے نہ خدا کا خوف ہے نہ لوگوں سے شرم کسی کی زبان پر نہیں آ سکتا۔

### علماء کا عذر نامعقول

مولوی احمد علی انجمن خدام الدین لاہور نے ایک خطبہ جمعہ میں کہا۔

"خاتم النبیین کے معنی اس وقت سے لے کر آج تک علماء نبوت کے ختم کرنے والے کرتے آئے ہیں آپ نے خود فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا نہ ظلی نہ بروزی نہ اصلی و نقلی۔ نبی کے لفظ کا آپ کے بعد کسی پر اطلاق نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ انبیاء علیہم السلام کے ختم کرنے والے ہیں۔ تو قرآن کے اس لفظ کی توجیہہ ہو گئی۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ برخلاف مرزا کے وہ کہتا ہے۔ کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں میں نبی ہوتے رہیں گے"

پھر کہتے ہیں "جب رسول اللہ فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو اب کوئی شخص لغت کے معنی کر کے کہتا ہے کہ نبی آئے گا۔ تو وہ جھوٹ بولتا ہے کیونکہ ایک معنی تو رسول اللہ نے بیان فرمائے۔ دوسرے معنی تیرہ سو سال کے بعد مرزا تصنیف کرتا ہے اور رسول اللہ کے بیان کردہ معنے کے خلاف سمجھتا ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ تم کافر ہو۔ اسی وجہ سے ہندوستان کے علماء نے متفقہ طور پر اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے" (آزاد ۲۳ جولائی ۱۹۵۲ء)

یہ ہے مولویوں کی دلیل قاطعہ جس کی بناء پر وہ احمدیوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔

مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے۔ کہ احمدی حسب بیان قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ لیکن حضرات علماء کے نزدیک چونکہ خاتم النبیین کی تفسیر ایسی کرتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر اور سلف صالحین کی تفسیر کے مخالف ہیں اس لئے وہ کافر ہیں۔ اور ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اب میں انہی علماء سے چند سوالات کرتا ہوں۔ اگر ان میں ہمت ہو۔ تو ان کا جواب دیں

### کیا تفسیر و تاویل تکفیر کا موجب ہو سکتی ہے

**پہلا سوال:**۔ کیا کسی آیت کی تفسیر و تاویل میں جو عربی زبان کے مطابق ہو سکے۔ اختلاف کی وجہ سے کفر کا فتویٰ دینا درست ہے۔ حضرات علماء مندرجہ ذیل اقوال کو مد نظر رکھ کر جواب دیں

"وقد نص الامام الشافعی علی عدم تکفیر اہل الاہواء"

کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ میں تشریح کی ہے کہ اہل اہواء کافر نہیں اور محرز بن ... نے کہا ہے کہ امام شافعی نے اہل اہواء سے وہ لوگ مراد لئے ہیں۔ جو محتمل تاویل کرتے ہیں جیسے معتزلہ اور مرجیہ وغیرہ (دیکھو الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۴۲، ۱۴۳)

اور شرح فقہ اکبر مطبوعہ حیدر آباد صفحہ ۔ میں لکھا ہے۔ کہ اگر کوئی یہ کہے مجھے معلوم نہیں کہ خدا نے مجھ پر نماز روزہ اور زکوٰۃ فرض کی ہے۔ تو کافر ہوگا۔ لیکن اگر یہ کہے۔ میں آیت اقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ پر ایمان لاتا ہوں مگر اسکی تاویل و تفسیر نہیں جانتا تو کافر نہیں ہوگا۔ لانہ مصدق بالتنزیل وان کان مخطئاً فی التاویل۔ کیونکہ وہ قرآن مجید کا مصدق ہے اگرچہ تاویل میں مخطی ہے۔ اسی طرح خوارج کے متعلق البحر الرائق جلد ۵ صفحہ ۱۲۳ میں لکھا ہے "واما الاکفار الخوارج باستحلال الدماء والاموال لتاویلہم وان کان باطلاً بخلاف المستحل بلا تاویل" کہ خوارج کی یہ وجہ کہ انہوں نے مسلمانوں کا خون کرنا اور اموال لوٹنا جائز سمجھا ہم ان کے تاویل کرنے کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے"

اسی طرح امام ابن تیمیہ لکھتے ہیں۔ کہ خوارج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو قتل کیا۔ اور ان سے دوسرے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کا قتل وہ جائز سمجھتے تھے۔ لیکن چونکہ وہ تاویل کر کے اس کو حق خیال کرتے تھے۔ اس لئے باوجود ان تمام باتوں کے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"ماہم مؤمنون ولیسوا الکفار" کہ وہ مومن ہیں نہ کافر نہیں ہیں۔ اور ان کی شقاوت اور بے دینی خیال کی وجہ سے ان سے جنگ کی اور انہیں قتل کیا (منہاج السنۃ جلد ۳ صفحہ ۶۱، ۶۲)

حالانکہ انہی خوارج کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "یمرقون من الدین" کہ یہ لوگ دین سے نکل جائیں گے۔

### کیا احاد روایات کی بناء پر تکفیر جائز ہے؟

**دوسرا سوال:**۔ کیا عقائد کے متعلق صرف احاد روایات کی بناء پر کسی کی تکفیر جائز ہے؟ مندرجہ ذیل حوالوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جواب دیں "ان المعتقد فی العقائد ہو الادلۃ الیقینیۃ واحادیث الاحاد لو ثبتت انما تکون ظنیۃ" (شرح فقہ اکبر لملا علی القاری صفحہ ۹۱)

کہ عقائد کے متعلق حکم لگانے کیلئے ادلہ یقینیہ کا ہونا ضروری ہے اور احاد احادیث اگر صحیح بھی ثابت ہو جائیں تو بھی وہ ظنی ہیں۔ کیا ان احادیث میں آپ کے نزدیک خاتم النبیین کی تفسیر لا نبی بعدی کی ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ کیا وہ احادیث احاد نہیں ہیں؟ اور کیا ان کی بناء پر علماء کے شایاں ہے کہ وہ ایک جماعت کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیں۔

### اگر نبی نہیں آ سکتا تو حضرت عیسیٰ کیسے آئینگے

**تیسرا سوال:**۔ اگر یہ درست ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی یہ تفسیر بیان فرمائی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نہ نیا نہ پرانا جیسا کہ زمیندار نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۴ جولائی کے مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ تو حضرات علماء بتائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کے متعلق صحیح مسلم کی حدیث میں چار مرتبہ نبی اللہ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اور امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس امر کی تصریح کی ہے

"ومن قال بسلب نبوتہ کفر حقاً"

(حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱)

کہ جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ کہا۔ کہ وہ آخر زمانہ میں نبوت سے معزول ہو کر آئیں گے وہ بلا ریب کافر ہے۔ اسی طرح نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ میں فرماتے ہیں۔

"فہو علیہ السلام وان کان خلیفۃ فی الامۃ المحمدیۃ فہو رسول ونبی کریم علی حالہ" کہ عیسیٰ علیہ السلام بوقت نزول اگرچہ امت محمدیہ میں بطور ایک خلیفہ کے ہوں گے مگر پھر بھی وہ اپنی پہلی حالت کے مطابق نبی اور رسول ہوں گے"

ذرا غور فرمایئے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین سے یہی سمجھا تھا کہ آپؐ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو گا۔ تو آپؐ نے اپنے بعد ایک نبی مسیح کے آنے کی پیشگوئی کیوں کی جسے تمام مسلمان نسلاً بعد نسل مانتے رہے۔؟

## زمیندار کا عقیدہ نہ نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا

چوتھا سوال۔ زمیندار نے اپنے پرچہ ہر جولائی کے مقالہ افتتاحیہ میں جس عقیدہ کا اظہار کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد "کوئی ظلی یا بروزی نیا یا پرانا۔ اصلی یا نقلی نبی نہیں آسکتا" اگر کوئی شخص اس کے برعکس عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ شرک فی النبوۃ کا مرتکب ہے اسلئے دائرہ اسلام سے بھی خارج ہے" کیا اس سے تمام مولویوں اور سلف صالحین کی تکفیر لازم آتی ہے یا نہیں؟ اور کیا زمیندار کا مدیر مسئول، اور اس کے ہم عقیدہ اس وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا نہیں؟

## آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین سے کیا سمجھے؟

پانچواں سوال اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیت خاتم النبیین، سے جو ۵ھ میں بعد نکاح حضرت زینب رضؓ نازل ہوئی (تاریخ الخمیس جلد اول صفحہ ۵۲۶) یہ سمجھے تھے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو آپؐ نے اس کے نزول کے پانچ سال بعد اپنے فرزند ارجمند ابراہیم کی وفات (جو ۱۰ر ربیع الاول ۱۰ھ بروز منگل ہوئی دیکھو تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) پر آپؐ نے کیوں فرمایا۔ "لو عاش لکان صدیقاً نبیا" کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ حالانکہ خاتم النبیین کے مولویوں کے بیان کردہ مفہوم کے پیش نظر تو آپ کو فرمانا چاہیئے تھا کہ اگر ابراہیم زندہ بھی رہتے تو وہ نبی نہ ہوتے لیکن آپ نے فرمایا کہ وہ صدیق نبی ہوتے۔ یہ حدیث صحاح ستہ کی کتاب ابن ماجہ میں آئی ہے اور شہاب علی البیضاوی جلد ۷ صفحہ ۱۷۵ میں اسکے متعلق لکھا ہے "اما صحۃ الحدیث فلا شبهة فیها لانه رواه ابن ماجۃ وغیرهم کما ذکره ابن حجر" یعنی اس حدیث کی صحت میں کوئی شبہ نہیں جب کہ ابن حجر نے ذکر کیا ہے۔ اور اس حدیث کو ابن ماجہ کے علاوہ اور محدثین نے بھی ذکر کیا ہے۔

حنفیوں کے مشہور امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"لو عاش ابراهیم و صار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکان من اتباعه علیه السلام" (موضوعات کبیر صفحہ ۶۹)

یعنی اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسی طرح حضرت عمرؓ اگر نبی ہو جاتے تو وہ دونو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبع ہوتے جیسا کہ ہمارا عقیدہ جیسا کہ ہم حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

حضرات علماء حضرت امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کیا فتوے لگائیںگے اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد فی الواقعہ کسی قسم کی نبوت کا حصول باقی نہیں تھا تو بتاؤ حضور نے یہ کیوں فرمایا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا؟ کیا نعوذباللہ جھوٹی تعریف کی؟ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین سے یہ سمجھا تھا کہ آپ کے بعد آپ کی اتباع اور اور پیروی میں نبوت کا مقام ملنا ممکن ہے۔

## صحابہ رضؓ کے نزدیک خاتم النبیین سے کیا مراد ہے

چھٹا سوال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرتبہ اہل علم سے مخفی نہیں آپ نے حضرت امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب زاد المعاد میں پڑھا ہو گا کہ بڑے بڑے صحابہ مشکل مسائل کے حل کرنے کے لئے آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے اور آپ قرآن مجید اور احادیث کے سمجھنے میں ید طولیٰ رکھتی تھیں۔ آپ کا قول ہے۔

"قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعده"

رواه ابن ابی شیبة

(در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ اور تکملہ مجمع بحار الانوار صفحہ ۸۵)

کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اب حضرات علماء فرمائیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول جسے ائمہ کبار نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اور امام محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ جو احادیث کی لغت کی ایک مبسوط کتاب کے مصنف ہیں اور جنہوں نے صحاح ستہ کی بعض کتب کے حواشی لکھے ہیں۔ اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔ کیا حضرت عائشہ رضؓ اور یہ ائمہ کبار جنہوں نے آپ کے قول کو صحیح تسلیم کرکے اپنی کتب میں درج کیا۔ مولوی احمد علی صاحب کے نزدیک کافر ہیں یا نہیں؟ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لا نبی بعدی جو علماء کے نزدیک خاتم النبیین کی صحیح تفسیر ہے . . . . . . کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ خاتم النبیین کہو لیکن لا نبی بعدہ نہ کہو۔

یعنی یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔

اور اگر خاتم النبیین کا مفہوم اور لا نبی بعدی کا مفہوم ایک ہی تھا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں دونوں میں تفریق کی۔؟

ساتواں سوال۔ علامہ ابن الانباری نے مصاحف میں ابو عبدالرحمٰن بن سلمی رضؓ سے روایت کی ہے۔ "کنت اقرئ الحسن والحسین فمرّ بی علی ابن ابی طالب وانا اقرئهما وقال لی اقرئهما وخاتم النبیین بفتح التاء"

(در منثور زیر آیت خاتم النبیین)

کہ میں امام حسن اور حسین کو پڑھایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت علی رضؓ پڑھانے وقت میرے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ ان دونوں کو وخاتم النبیین میں لفظ خاتم کو (ت) کی زبر سے پڑھانا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تمام قرآن سے خاتَم کے لفظ کے متعلق خاص طور پر ہدایت دینا کہ خاتَم کو (ت) کی زبر سے پڑھانا بتاتا ہے کہ آپ خاتِم اور خاتَم میں معانی کے لحاظ سے کچھ فرق سمجھتے تھے اور زیر کے ساتھ پڑھانے سے آپ کو اسبات کا خطرہ تھا کہ کہیں بچوں کے ذہن میں نبوت کے متعلق خلاف حقیقت عقیدہ نہ بیٹھ جائے۔ ورنہ اگر خاتِم اور خاتَم میں معنوی لحاظ سے کوئی فرق نہ ہوتا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تنبیہہ کرنے کی ضرورت نہ ہوتی۔ بلکہ اگر خاتم بفتح التاء کے معنے بھی آخری نبی کے ہوتے تو آپ زیر کے ساتھ پڑھانے سے منع نہ فرماتے۔ کیونکہ اس صورت میں یہ مقصد زیادہ واضح ہو جاتا تھا۔ حضرات علماء فرمائیں کہ آپ نے اپنے بیٹوں کے معلم قرآن کو یہ کیوں خاص ہدایت دی تھی؟

## کبار سلف صالحین کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے

آٹھواں سوال۔ آپ حضرات علماء کے نزدیک خاتم النبیین کے معنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائے ہیں کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو اس کے خلاف کوئی اور معنے کرتا ہے تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ بتایئے کیا مندرجہ ذیل سلف صالحین جن میں سے بعض مجددین بھی شمار کئے گئے ہیں اور بعض مسلمہ امام ہیں۔ کافر تھے یا مسلمان؟

ا۔ حضرت امام ملا علی قاری جو حنفی فرقہ کے ایک بلند پایہ امام گذرے ہیں اپنی کتاب موضوعات کبیر میں یہ لکھ کر کہ اگر ابراہیم (فرزند آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) اور حضرت عمرؓ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے تو وہ دونوں آپ کے پیرو ہوتے۔ فرماتے ہیں

"فلا یناقض قوله خاتم النبیین اذا المعنی انه لا یاتی بعده نبی ینسخ ملته ولم یکن من امته"

(موضوعات کبیر صفحہ ۶۹)

(یعنی ان دونوں کا متبع نبی ہو جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مناقض نہ ہوتا۔ کیونکہ خاتم النبیین کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی ملت و شریعت کا منسوخ کرنے والا ہو اور آپ کی امت سے نہ ہو"۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا نبی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا متبع اور امتی ہو اور آپ کی شریعت کو منسوخ نہ کرے آسکتا ہے۔ اور اسکا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ حضرات علماء فرمائیں۔ اگر ان معنوں کی وجہ سے احمدی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تو حضرت امام ملا علی قاری کیوں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج نہیں؟

---

## ہزاروں حق پرستوں کا خون فقہا کے فتووں کا دامنگیر ہے

اسلام کے اس تیرہ سو برس کے عرصہ میں فقہا کا قلم ہمیشہ تیغ بے نیام رہا ہے اور ہزاروں حق پرستوں کا خون ان کے فتووں کا دامنگیر ہے اسلام کی تاریخ کو خواہ کہیں سے پڑھو سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں۔ کہ جب بادشاہ خونریزی پر آتا تھا تو دار الافتاء کا قلم اور سپہ سالار کی تیغ دونوں یکساں طور پر کام دیتے تھے صوفیاء اور ارباب وطن پر منحصر نہیں علماء شریعت سے بھی جو نکتہ بین اور اسرار حقیقت کے قریب ہوئے فقہا کے ہاتھوں انہیں مصیبتیں اٹھانی پڑیں اور بالآخر سر دے کر نجات پائی۔ سرمد بھی اسی تیغ کا شہید ہے

"چوں می رود نظیری بہ خونیں کفن بحشر
خلقے فغاں کنند کہ ایں داد خواہ کیست"

(ابو الکلام۔ بحوالہ مضامین الہلال صفحہ ۲۲۵-۲۲۶)

(۲) شیخ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جنہوں نے بارھویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس" (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جسے خدا تعالیٰ نئی شریعت دیکر لوگوں کی طرف مامور فرمائے۔

بتائیے کیا حضرت سید ولی اللہ علیہ الرحمۃ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تھے؟

(۳) حضرت مولانا جلال الدین رومی صاحب رح مثنوی دفتر پنجم ص۲۱ میں فرماتے ہیں ؎

مکر کن در راہِ نیکو خدمتے
تا نبوت یابی اندر امتے

پھر دفتر ششم میں فرماتے ہیں:۔

پیشہ اش اندر ظہور و در کمون
اھد قومی انھم لا یعلمون
بازگشتہ از دمِ او ہر دو باب
در دو عالم دعوتِ او مستجاب
بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است

یعنی آپ روحانی فیضان کی سخاوت کی وجہ سے خاتم ہوئے۔ نہ آپ کی مثل پہلے کوئی انسان اور کامل سخی روحانیت کا فیضان پہنچانے میں ہوا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ اے دوست جب کوئی شخص کسی صنعت میں دسترس حاصل کرکے کمال کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے۔ تو کیا تو اس کے متعلق یہ نہیں کہتا۔ کہ اس پر کاریگری ختم ہے۔"

کیا حضرت مولانا رومی بھی خاتم النبیین سب نبیوں سے کامل نبی کے معنے کرنے کی وجہ سے کافر تھے؟

(۴) صاحب تفسیر فتح البیان خاتم بفتح التاء کے معنے یہ لکھتے ہیں:۔

"صار کالخاتم لھم الذی یختمون بہ ویتزینون بکونہ منھم" کہ آپ انبیاء کے لئے بمنزلہ خاتم (انگوٹھی) کے ہیں۔ یعنی آپ کا نبی ہونا دوسرے انبیاء کے لئے باعث زینت ہے۔ اور مجمع البحرین میں لکھا ہے۔ "خاتم بمعنی الزینۃ ماخوذ من الخاتم الذی ھو زینۃ للابسہ" کہ خاتم کے معنے زینت کے ہیں۔ جو خاتم سے ماخوذ ہے۔ اور جو اپنے پہننے والے کے لئے زینت ہوتی ہے۔

پس کیا ایسے تمام مفسرین کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تھے؟

## گذشتہ علماء کے نزدیک لانبی بعدی کے صحیح معنے

**نواں سوال:۔** آپ حضرات علماء کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول لانبی بعدی کے معنے یہ ہیں۔ کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکے گا۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معنوں کے خلاف کوئی اور معنی کرے۔ تو وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔ مندرجہ ذیل سلف صالحین کے متعلق فرمائیے کافر تھے یا مسلم؟

اول:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے۔ کہ یہ مت کہو۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضرت امام محمد طاہر تکملہ مجمع البحار الانوار میں یہ قول نقل کرکے حدیث لانبی بعدی کے یہ معنی لکھتے ہیں:۔ "ارادلانبی ینسخ شرعہ" کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے یہ مراد ہے۔ کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو حضور علیہ السلام کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ فرمایئے۔ کیا فتوےٰ ہے؟

(۲) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ بھی جو مجددین میں سے تھے۔ فرماتے ہیں:۔

انما ارتفعت نبوۃ التشریع فھذا معنی لانبی بعدہ۔ الخ

کہ صرف شریعت والی نبوت مرتفع ہوئی ہے۔ پس یہی معنے لانبی بعدی کے ہیں۔ اور ہم نے اچھی طرح معلوم کرلیا ہے۔ کہ لانبی بعدی سے یہ مراد ہے۔ کہ خاص شریعت لانے والا کوئی نبی نہ ہوگا۔ یہ نہیں کہ آپ کے بعد مطلق کوئی نبی نہ ہوگا۔ (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳)

پھر اسی جلد کے ص۳ میں فرماتے ہیں:۔

"وہ نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہوگئی۔ وہ تشریعی نبوت ہے۔ نہ کہ مقام نبوت۔ پس کوئی ایسی شریعت نہیں ہوگی جو شریعت محمدیہ کی ناسخ ہو۔ اور نہ اب آپ کی شریعت میں کوئی حکم زائد ہوگا۔ اور یہی معنے حضور علیہ السلام کے قول ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی الخ کے ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو میری شریعت کے مخالف ہو"۔ "بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی۔" بلکہ جب بھی ہوگا۔ میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔

(۳) علامہ السید شریف محمد بن رسول الحسینی البرزنجی جن کا شمار مجددین میں کیا گیا ہے۔ اپنی کتاب "الاشاعۃ لاشراط الساعۃ" میں حضرت امام ملا علی قاری رح کا یہ قول نقل فرماتے ہیں

اما حدیث لاوحی بعد فباطل لا اصل لہ نعم ورد لانبی بعدی ومعناہ عند العلماء لایحدث بعدہ نبی بشرع ینسخ شرعہ"

یعنی یہ حدیث کہ میرے بعد وحی نہیں باطل اور بے اصل ہے۔ ہاں لانبی بعدی حدیثوں میں ضرور آیا ہے۔ جس کے معنے علماء کے نزدیک یہ ہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا۔ جو ایسی شریعت لائے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہو جائے"۔

امام صاحب نے لانبی بعدی کی اس تشریح کے متعلق بتایا ہے کہ علماء کے نزدیک اس کے یہی معنے ہیں۔ اس کے خلاف اس کے یہ معنے سمجھنے والے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ وہ فیصلہ کرلیں۔ کہ وہ علماء میں سے ہیں یا؟ اب فیصلہ فرمائیں۔ کہ کیا یہ ائمہ کافر تھے اور دائرہ اسلام سے خارج تھا

## آخری زمانہ کے علماء نے مسیح و مہدی کو کافر قرار دینا تھا

**دسواں سوال:۔** آپ حضرات علماء فخریہ طور پر لکھ رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام اور آپ کے پیرو مسلمانوں کے تمام علماء کے نزدیک کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ علماء سے تکفیر اور خارج از اسلام کرنے کے سوا اور توقع ہی کیا ہوسکتی ہے۔ کیا قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ایسے علماء کے متعلق یہ نہیں فرمایا۔

فلما جاءتھم رسلھم بالبینٰت فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون کہ جب ان کے پاس ان کے رسول کھلے دلائل لے کر آئے۔ تو یہ لوگ اپنی لیاقت علمی پر نازاں ہوئے۔ اور جس بات کی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔ وہ انہی پر الٹ پڑی۔ کیا یہ آیت صاف طور پر نہیں بتا رہی۔ کہ علماء ہمیشہ خدا تعالےٰ کے فرستادوں کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے۔ اور ان کا علم ان کے لئے حجاب اکبر بن کر رہ گیا۔

نیز آپ حضرات علماء کے متعلق تو پہلے سے سلف صالحین نے لکھا ہے۔ کہ آپ مہدی اور مسیح موعود کی تکفیر کریں گے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ ص۳۶۳ میں لکھتے ہیں۔ کہ مہدی علیہ السلام جب سنت کو رائج کریں گے۔ اور بدعت کا ازالہ کریں گے۔ تو "علماء وقت کہ خوگر تقلید و اقتداء مشائخ و آباء خود باشند گویند ایں مرد خانہ برانداز دین وملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بہ تکفیر و تضلیل وے کنند۔"

یعنی اس زمانہ کے مولوی جبکہ مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ جو تقلید کے عادی اور بزرگوں کی اقتدار کے خوگر ہوں گے۔ اس کے متعلق کہیں گے کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کرتا ہے۔ اور سب اس کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور کفر کے فتوے دینے کے عادی ہونے کی وجہ سے اسے کافر اور گمراہ قرار دیں گے۔

اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات جلد ۲ مکتوب ۵۵ صفحہ ۱۰۷ میں لکھتے ہیں۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور وہ قرآن مجید سے باریک اجتہادات کریں گے۔ تو علماء ظواہر ان کا انکار کریں گے۔ اور مخالف کتاب وسنت قرار دیں گے۔

اسی طرح حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات مکیہ جلد ۳ ص۳۷۱ میں فرماتے ہیں۔

"واذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقھاء خاصۃ" یعنی جب یہ امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ تو فقہاء سے بڑھ کر ان کا اور کوئی کھلا دشمن نہیں ہوگا۔

ایک منٹ کے لئے بھلا دو۔ کہ بانئے جماعت احمدیہ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن تم یہ تو بتاؤ۔ کہ اگر آپ کے مزعومہ مہدی اور مسیح بھی آجائیں۔ تو کیا سلف صالحین کی تحریروں سے یہ ثابت نہیں کہ تم نے ان کو بھی کافر اور فاسق اور گمراہ اور خارج از اسلام قرار دینا تھا۔ پس اگر تمہاری قسمت میں یہی تکفیر و تفسیق رکھی گئی ہے۔ تو تمہیں کون روک سکتا ہے۔ پس تمہارا متفق ہوکر احمدیہ جماعت پر کفر کا فتویٰ دینا کیا اس بات کی علامت نہیں۔ کہ سلف صالحین نے جو لکھا تھا۔ وہ پورا ہوگیا۔

نیز اس کا بھی جواب دیں۔ کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا۔ کہ جیسے یہود اور عیسائی بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے۔ اسی طرح میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ اور ان میں سے ایک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناجی قرار دیا۔ اور اسکی وصف یہ بیان فرمائی ھی الجماعۃ (مشکوٰۃ) کہ وہ جماعت ہوگی۔ یعنی مسلمانوں کے تفرق و تشتت کے وقت وہ ایک امام اور نظام کے ماتحت ہونگے۔ اور نواب صدیق حسن خاں صاحب بہتر فرقوں کے متعلق لکھتے ہیں:۔

پس حقیقت دریں وقت منحصر در ایشاں است و مقلدین ائمہ اربعہ و ظاہریہ و اہلحدیث ہمہ ہمہ از ایشان اند۔ کہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت مسلمان بہتر فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اور چاروں اماموں کے مقلد اور ظاہریہ اور اہلحدیث سب ان میں سے ہیں۔ نیز فرماتے ہیں: اس وقت میں نہ کوئی جماعت مسلمین ہے۔ نہ امام۔ (اقتراب الساعۃ) پس جب بہتر فرقوں میں امت تقسیم ہوچکی۔ تو تہترواں فرقہ بھی تو کوئی ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن آپ کے تمام علماء جو اس وقت ہمارے خلاف تکفیر کے لئے متفق ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اپنے میں سے کسی فرقہ کی نشاندہی تو کریں۔ کہ وہ ناجی ہے۔ لیکن آپ کے عمل اور اتفاق سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ تہترواں فرقہ جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ناجی اور جماعت قرار دیا ہے۔ وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ جو بہتر کے اتفاق کے مقابلہ میں ایک ہے۔

## درخواست دعا

میرا چھوٹا بچہ عزیز عبد المنان خاں بہت بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

عبد الحمید خاں شوقی لاہور

نیز یہ بھی بتائیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ اسلام میں سے صرف نام رہجائے گا اور قرآن سے صرف رسم رہ جائے گی۔ مساجدیں بہت خالی نہیں ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء لیکن آسمان کے نیچے ان نام کے مسلمانوں کے علماء بدترین مخلوق ہوں گے انہی کی وجہ سے یہ فتنہ پیدا ہوگا اور انہی میں وہ لوٹے گا۔ یعنی آخرکار انہی کو اس فتنہ کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ یہ حدیث مشکوٰۃ المصابیح میں بھی موجود ہے اور شیعوں کی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ اب دیکھیں کہ اس زمانہ میں یہ پیشگوئی پوری ہوچکی ہے یا نہیں؟ اور کیا مسلمان صرف نام کے مسلمان ہیں یا نہیں۔ اس کے متعلق سینکڑوں علماء و غیر علماء کی شہادتیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن میں علامہ اقبال کی اس کے متعلق شہادت پیش کرتا ہوں فرماتے ہیں ؎

"مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو"

اس کا جواب امیر شریعت احرار سید عطاء اللہ بخاری یہ دیتے ہیں:۔

"ہمارا اسلام۔ ہم نے اسلام کے نام پر جو کچھ اختیار کر رکھا ہے وہ تو صریحی کفر ہے۔ ہمارے دل دین کی سمجھ سے دور ہماری آنکھیں بصیرت سے ناآشنا۔ کان سچی بات سننے سے گریزاں ؎

بے دلی ہائے تماشہ کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق
بے کسی ہائے تمنا کہ نہ دنیا ہے نہ دیں

ہمارا اسلام ؎

بتوں سے تجھ کو تمنا خدا سے نا امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے۔

یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبی نے سکھلایا تھا۔ کیا ہماری رفتار و گفتار و کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ ... کاش اسلام کا کہیں نظارہ ہوتا کوئی بستی ہوتی جہاں اسلام بستا۔ ہمارا تو سارا نظام کفر ہے قرآن کے مقابلہ میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔ قرآن صرف تعویذ کے لئے قسم کھانے کے لئے ہے۔"

(آزاد ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

پس جب اسلام نام کا رہ گیا اور قرآن محض رسم کے طور پر قسمیں وغیرہ کھانے کے لئے سمجھا گیا۔ مسجدیں ہدایت سے ویران اور خالی ہو گئیں تو اب بتائیے کہ پیشگوئی کا چوتھا حصہ علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء کے کیا آپ تو مصداق نہیں؟ کیونکہ جب حدیث کے بقیہ حصہ کے مصداق بقول ڈاکٹر اقبال اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت احرار اس زمانہ کے مسلمان ہیں تو پھر ان مسلمانوں کے علماء جو آپ حضرات ہیں بقیہ حصہ حدیث کے کیوں مصداق نہیں

بلیئوا توجروا

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر توہین کا الزام

اب حضرات علماء نے عام مسلمانوں کو بھڑکانے کے لئے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپ کی جماعت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور یہ انتہا عظیم الشان افتراء اور صریح جھوٹ ہے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد جب لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو پڑھیں گے جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور آپ کے مراتب عالیہ کا بیان کیا گیا ہے تو وہ تم پر نفرین کریں گے اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہنے پر مجبور ہوں گے۔ میں آپ کی ہزارہا تحریروں میں سے دو تین ذیل میں پیش کرتا ہوں حضور فرماتے ہیں:۔

"جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمدؐ مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی۔"

(سراج منیر صفحہ ۸۰)

(۲) اپنی بعثت کی غرض یہ بیان فرماتے ہیں:۔

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی کا پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اس کی پیروی سے اور اس کی محبت سے آسمانی نشانوں کو اپنے اوپر اترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نور سے پُر ہوتے ہوئے پایا ...... اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔"

(تریاق القلوب ایڈیشن اول صفحہ ۳)

(۳) اور آپ کے مرتبہ عالیہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ لگانا انسان کا کام نہیں ہے۔ افسوس کہ جیسا کہ حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہوچکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز سے واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶)

اب ہم چند اشعار پر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے محبوب آقائے نامدار سرور دو جہاں حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بیان فرمائے ہیں اس مضمون کو ختم کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں ؎

ہمچنیں عشقم بروئے مصطفےٰ
دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفےٰ

تا مرا دادند از حسنش خبر
شد دلم از عشق او زیر و زبر

منکہ مے بینم رخ آں دلبرے
جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

بر من ایں بہتاں کہ من زاں آستاں
تافتم سر ایں چہ کذب فاسقاں

سر بتابد زاں ہمہ من چوں منے
لعنت حق بر گمان دشمنے

آں ہمہ کاندر رہے آں سرورے
درمیاں خاک و خوں بینی سرے

تیغ گر بارد بکوئے آں نگار
آں منم کاوّل کند جاں را نثار

گر ہمیں کفر است نزد کین ورے
خوش نصیبے آں کہ چوں من کافرے

کافرم گفتند دجال و لعیں
من ندانم ایں چہ ایمان است و دیں

کافرم گفتند رو ہا تافتند
آں بغیں گویا دلم بشکافتند

اندریناں خوب گفت آں شاہِ دیں
کافران دل برون چوں مومنیں

بر زباں قرآں مگر در سینہ ہا
حبّ دنیا ہست و کبر و کینہ ہا

مکر ہا بسیار کردند و کنند
تا نظام کار ما برہم زنند

لیکن آں امرے کہ ہست از آسماں
چوں زوال آید بداز حاسداں

من چہ چیزم جنگشاں با آں خدا ست
کز دو دستش ایں ریاض و ایں بناست

صانعے دارد پناہ آں ریگاں
دست حق در آستین او نہاں

---

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے)

دے رہا ہے۔ یہ مصرعہ در اصل ایک اردو شاعر کا ہے۔ پورا شعر اس طرح ہے ؎

ایک جاہل کہہ رہا ہے میرے دیواں کا جواب
بومسیلم نے لکھا تھا جیسے قرآں کا جواب

اس کے حریف شاعر نے اس کا جواب یوں دیا تھا ؎

کیوں نہ لکھے ہر مسلماں اس کے دیواں کا جواب
اپنے دیواں کو جو ٹھیراتا ہے قرآں کا جواب

زمیندار کے مدیر قلمی اور مدیر مسئول کی خدمت میں ہمارا جواب بھی یہی ہے۔ کہ جو شخص علامہ اقبال کے مقالہ کے جواب کو قرآں کا جواب کہہ کر قرآن مجید کی توہین کرتا ہے۔ ہر مسلمان کو جائز ہے۔ کہ نہ صرف اس مقالہ کا جواب دے۔ بلکہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ مولوی اختر علی خاں اور ان کے والد ماجد مولوی ظفر علی خاں سے قرآن کریم کی اس طرح کھلی کھلی توہین کا مواخذہ کرے۔

ہم دیکھیں گے کہ قرآن پاک کی اس طرح کھلی کھلی توہین مسلمان کس طرح برداشت کر لیتے ہیں۔

ہم مسلمانوں کی خدمت میں عرض کریں گے۔ کہ وہ صرف "معذرت" پر اکتفا نہ کریں۔ معذرت خواہی اور معذرت پناہی تو اسلام کے ان ستونوں کی فطری عادت ہے۔ بلکہ ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ روزنامہ "زمیندار" کے مالکوں پبلشر اور ایڈیٹر پر قرآن مجید کی توہین کا مقدمہ چلایا جائے۔

ہم دیکھیں گے کہ جو علمائے اسلام کہلانے والے ذرا ذرا سی بات پر احمدیوں پر کفر و ارتداد کا فتویٰ لگانے پر تل جاتے ہیں۔ اور اب حکومت سے مسلمانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ وہ قرآن پاک کی اس کھلی کھلی توہین کو کس طرح ہضم کرتے ہیں۔ جو علمائے اسلام احمدیوں کے تعلق میں تو قانون اپنے ہاتھ میں لینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ہم دیکھیں گے۔ کہ وہ قرآن کریم کے ناموس کے تحفظ کے لئے قانون کی امداد لینے کی بھی جرأت کرتے ہیں یا نہیں؟

---

# اعلان

## سندھ ویجیٹیبل آئلز اینڈ الائیڈ پروڈکٹس کمپنی لمیٹڈ ربوہ

کمپنی ہذا نے اپنے بقایا دار حصہ داران کے نام رجسٹرڈ نوٹس بدیں غرض بھجوائے تھے۔ کہ وہ اپنے ذمہ کی بقایا رقوم تاریخ مقررہ کے اندر ادا کر دیں۔ وگرنہ تمام حصص کمپنی کے حق میں ضبط کر لئے جائیں گے۔ مگر مندرجہ ذیل حصہ داران کے ایڈریس درست نہ ہونے کی وجہ سے وہ نوٹس کمپنی کو واپس آ گئے ہیں۔ اب اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر حصہ داران اس اعلان کو خود پڑھیں۔ تو وہ اپنے موجودہ صحیح ایڈریس سے کمپنی کو مطلع کریں۔ یا اور کوئی دوست اس اعلان کو دیکھیں۔ اور ان حصہ داران میں سے کسی کا ایڈریس وہ جانتے ہوں۔ تو اس سے آگاہ کریں۔ تا کمپنی ان سے مزید خط و کتابت کر سکے۔ کمپنی ممنون ہو گی۔

| نمبر شمار | کھاتہ نمبر | نام و پتہ |
|---|---|---|
| ۱ | ۲۶ | ملک گل محمدؐ صاحب ڈی بلاک گورنمنٹ کوارٹرز لاہور |
| ۲ | ۶۰ | چوہدری محمد چراغ خان صاحب معرفت محمد فیروز الدین صاحب دفتر قانونگو علی پور ضلع مظفر گڑھ |
| ۳ | ۶۷ | جمعدار احمد دین صاحب ہیڈ کلرک موضع وڈاکخانہ کالرا دیوان سنگھ ضلع گجرات |
| ۴ | ۷۱ | صفدر جنگ ہمایونی صاحب ایس۔ڈی۔او کینال ڈیپارٹمنٹ گیرسن ویو کلب لاہور |
| ۵ | ۷۲ | میاں ولی محمدؐ صاحب نمبردار چک ۲۲۶ ضلع جھنگ |
| ۶ | ۸۴ | اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ سید سعید خالد صاحب معرفت سید عبد الحفیظ صاحب سپرنٹنڈنٹ لائیڈز بنک لاہور |
| ۷ | ۸۶ | ڈاکٹر عبد الکریم صاحب معرفت چوہدری سردار احمد صاحب ضلعدار جڑانوالہ ضلع لائلپور |
| ۸ | ۱۱۰ | کیپٹن ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب پی۔اے۔ایم۔سی۔سی ایم ایچ کراچی |
| ۹ | ۱۲۰ | محمد نواب خان صاحب تحصیلدار لودھراں |
| ۱۰ | ۱۶۲ | صوبیدار ڈاکٹر غلام محمدؐ صاحب سی۔ایم۔ایچ لاہور چھاؤنی |
| ۱۱ | ۱۹۰ | چوہدری عبد العزیز صاحب ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنجیجی سندھ |
| ۱۲ | ۲۰۳ و ۲۰۴ | مولوی احمد علی صاحب صادق رتن باغ لاہور |
| ۱۳ | ۲۰۷ | اسمٰعیل موسیٰ صاحب معرفت اسمٰعیل موسیٰ اینڈ کمپنی ڈانڈیا بازار کراچی ۲ |
| ۱۴ | ۲۶۶ | مرزا معظم بیگ صاحب ہیڈ کلرک راشن آفس۔ سبی بلوچستان |
| ۱۵ | ۲۷۹ | چوہدری محمدؐ سعید صاحب ۱۰۶ ایبٹ روڈ لاہور |

---

## تعمیر جامعۃ المبشرین ربوہ کے لئے پچاس روپے سے زائد چندہ دینے والے احباب کی فہرست

(۱) شیخ بشیر احمدؐ صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور -/-/۱۰۰
(۲) محمود الحسن صاحب گھی سٹور لاہور -/-/۵۰
(۳) چوہدری عبد المجید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور -/-/۱۰۰
(۴) بیگم صاحبہ چوہدری عبد اللہ خاں صاحب لاہور -/-/۵۱
(۵) حکیم سراج الدین احمدؐ صاحب لاہور -/-/۲۰۰
(۶) ڈاکٹر محمدؐ عبد الحق صاحب (بذریعہ چیک) -/-/۱۰۰
(۷) ڈاکٹر بشیر احمدؐ صاحب لاہور -/-/۲۰۰
(۸) شیخ محمدؐ شریف صاحب لاہور -/-/۳۰۱
(۹) مرزا مظفر احمدؐ صاحب -/-/۵۰
(۱۰) ضیاء اللہ صاحب -/۸/۵۰
(۱۱) ڈاکٹر عبد الاحد صاحب -/-/۵۰
(۱۲) جماعت احمدیہ دارالذکر بذریعہ سیالکوٹ چوہدری بشیر احمدؐ صاحب امیر جماعت -/-/۱۰۶
(۱۳) چوہدری انور حسین صاحب شیخوپورہ -/-/۵۰

میزان -/۸/۱۴۰۸

---

## پروگرام دورہ وفود برائے چندہ تعمیر جامعۃ المبشرین ربوہ

جامعۃ المبشرین کی عمارت کی تعمیر کے لئے مندرجہ ذیل وفود بھجوائے گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان وفود کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) مولوی غلام باری صاحب سیف۔ سید داؤد احمدؐ صاحب ۔ راولپنڈی۔ چک لالہ۔ صوبہ سرحد۔ (۲) محمد شفیع صاحب اشرف چوہدری عبد المالک صاحب ۔ جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ (۳) مولوی نور الحق صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ ۔ جماعت ہائے سندھ و کوئٹہ۔ (۴) ملک سیف الرحمن صاحب صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؐ صاحب کراچی۔ (۵) چوہدری سردار احمد صاحب ۔ جماعت ہائے تحصیل لائل پور و ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ (۶) مولوی خورشید احمدؐ صاحب شاد پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ ۔ مری۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ وغیرہ (۷) ملک سیف الرحمن صاحب دوالمیال۔ کھیوڑہ۔ کلر کہار۔ چکوال وغیرہ۔ (۸) چوہدری عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ متفرق حلقہ جات۔

علاوہ ازیں جامعۃ المبشرین ربوہ کے طلباء کو رسید بکیں دی گئی ہیں۔ تا کہ وہ اپنے اپنے جان پہچان والوں سے جامعہ کی عمارت کے لئے چندہ جمع کر سکیں۔ مجھے پوری پوری امید ہے۔ کہ احباب اس اہم فریضہ میں وفود کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔ اور رقم کے جمع کرنے میں شاندار کارنامہ سر انجام دینے کی کوشش کریں گے۔ پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

---

**درخواست دعا** — میرا چھوٹا بچہ عزیز منصور احمدؐ کوئٹہ میں ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب سے اس کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ ملک محمدؐ عبد اللہ کارکن سلسلہ عالیہ

---

## ڈچ گی آنا

سلسلہ کے ایک ضروری کام کے تعلق میں ہمیں کسی ایسے دوست کی ضرورت ہے۔ جو ان دنوں "ڈچ گی آنا" میں ہوں۔ اگر کوئی دوست کسی ایسے صاحب سے واقف ہوں۔ تو مہربانی فرما کر ان کے پتہ سے خاکسار کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار عبد المنان عمر
شعبہ تالیف و تصنیف تحریک جدید۔ ربوہ پاکستان)

**درخواست دعا** — میرا لڑکا خورشید احمد عمر ۲½ سال بعارضہ بخار بہت بیمار ہے۔ احباب عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (قاضی محمد صدیق کاتب الفضل لاہور)



### یہ مصلح موعود کا مبارک زمانہ ہے

ہر احمدی کو چست ہونا چاہیئے۔ وہ جہاں کہیں ہو۔ وہاں کے تعلیمیافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ جات روانہ کرے۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کرینگے۔
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

# قائد اعظم ہر اس شخص کو مسلمان سمجھتے تھے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ (روزنامہ انقلاب لاہور)

(از مکرم عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی جو آج کل احراریوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ اور لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ اور قائد اعظم بھی احمدیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے تھے۔ حالانکہ انہی مولوی صاحب نے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ میں قائد اعظم کی موجودگی میں احمدیوں کے خلاف ایک قرارداد پیش کرنی چاہی جس کو قائد اعظم نے سختی سے رد کر دیا۔ اور اس واقعہ کو معاصر الفضل نے لکھ کر مولوی صاحب کی غلط بیانی کو واضح کیا ہے۔ جس پر مولوی عبد الحامد صاحب بدایونی نے کراچی کے ایک اخبار میں بیان دے کر اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ حالانکہ اصل حقیقت کو انہی دنوں روزنامہ انقلاب نے شائع کر دیا تھا۔ معاصر موصوف لکھتا ہے کہ:-

"مسٹر جناح نے بے حد دانش و تدبر سے کام لیا۔ کہ مولوی عبد الحامد بدایونی کی اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی جس کا منشا یہ تھا۔ کہ احمدیوں کو مسلم لیگ کا ممبر نہ بنایا جائے۔ ہمیں اس مسئلے کے متعلق مسٹر جناح کے مسلک کی نسبت کبھی شبہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کشمیر کی پریس کانفرنس میں صاف صاف فرمایا تھا۔ کہ فرقوں کی بحث نہ اٹھاؤ ہر مسلمان مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے اس کے بعد جب ناظر امور عامہ (قادیان) نے استفسار کیا۔ تو مسٹر جناح نے ان کو بھی لکھ بھیجا۔ کہ لیگ کے آئین کے مطابق ہر بالغ مسلمان جو دو آنے ممبری کا چندہ دے۔ اور لیگ کے نصب العین کی تائید کرے مسلم لیگ کا ممبر ہو سکتا ہے اگر کوئی شخص اس کے برعکس کہتا ہے تو بالکل غلط کہتا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے اپنے اغراض کے لئے مسٹر جناح کے اس ارشاد کو غلط معنی پہنانے کی کوشش کی۔ اور لکھا۔ کہ قائد اعظم کے نزدیک صرف مسلمان مسلم لیگ کے ممبر بن سکتے ہیں۔ قادیانی نہیں بن سکتے۔ کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ لیکن یہ تلبیس کی ایک نہایت قابل نفرین مثال ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ کہ مسٹر جناح ہر اس شخص کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اب مسٹر جناح نے مولوی عبد الحامد بدایونی کی قرارداد کو "مقاصد ملت کی خاطر" روک دیا۔ تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہو سکتا کہ آپ مسلم لیگ میں احمدیوں کی شرکت کے مخالف ہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو وہ اس قرارداد کو پیش ہونے کی اجازت دے دیتے۔ قرارداد کو روکنے کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ مسٹر جناح اس قسم کی تفرقہ آمیز تجاویز کو ملت کے مقاصد کے لئے نقصان رساں سمجھتے ہیں وہ احمدیوں پر مسلم لیگ کی ممبری کے سلسلے میں کوئی پابندی عائد کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ اور ہمیں ان کی دانشمندی سے یہی توقع تھی۔"

(اخبار انقلاب لاہور ۳ اگست ۱۹۴۴ء)

# اگر پاکستان میں مذہبی ہنگاموں نے سر اُٹھایا تو پھر اس مملکت کا خدا حافظ ہے

اسلامی تاریخ پر جن لوگوں کی نظر ہے وہ اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ہیں۔ کہ اسلام کو سب سے بڑا نقصان ان مذہبی فرقہ بندیوں اور جھگڑوں نے پہنچایا ہے۔ جو خلافت راشدہ کے بعد ملت اسلام میں پیدا ہوتے گئے۔ یہ مذہبی تنازعے اور اختلافات روز بروز نازک سے نازک تر ہوتے گئے۔ تا اینکہ انہوں نے اسلامی طاقت کو پارہ پارہ کر دیا۔ اور وہ عظیم الشان اسلامی خلافت جو دریائے سندھ کے کنارے سے لے کر تا بجیرہ روم اور اٹلس (مغربی افریقہ) اندلس "دار السلام" (اسپینیا)، سے سمرقند و بخارا و روس تک پھیلی ہوئی تھی۔ مختلف چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ کر رہ گئی۔ اور آہستہ آہستہ یورپی حملہ آوروں نے یورپ افریقہ اور ایشیا تینوں براعظموں میں "اسلام کے ہلالی پرچم" کو سرنگوں کر کے صلیبی جھنڈا لہرا دیا۔ صدیوں تک اسلامی دنیا کے زوال اور یورپی شہنشاہیت اور مسیحی اقتدار کا عالم یہی رہا۔ تا اینکہ مختلف اسباب و وجوہ سے صورت حال میں کسی قدر تبدیلی کے آثار نظر آئے۔ اور گزشتہ تیس برس سے ہم عالم اسلام میں ایک نئی زندگی اور نئی بیداری کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ دنیائے اسلام کی اس حیات نو کا سب سے بڑا مظاہرہ "قیام پاکستان" کی شکل میں ہوا ہے۔ اس حقیقت کے دہرانے میں کوئی تامل نہیں ہے کہ "پاکستان" کا ظہور اس صدی کا سب سے بڑا معجزہ ہے اور یہ کہ اس نئی مملکت کے ساتھ دنیائے اسلام کی صدہا امیدیں وابستہ ہیں۔ اگر خدانخواستہ پاکستان میں مذہبی ہنگاموں اور اعتقادی فتنوں نے سر اٹھایا۔ تو پھر اس مملکت کا جو دس لاکھ شہیدان اسلام کا خون بہا ہے) خدا ہی حافظ ہے یقیناً اس تنبیہہ کے یہ معنی نہیں کہ پاکستان میں "اصلاح عقائد" اور "مبادلۂ نظریات" پر پابندی عائد کر دی جائے۔ اور ہر غلط عقیدہ کو اس خوف سے قائم رہنے اور ترقی کرنے کا موقع دیا جائے کہ اگر اس کی مخالفت کی گئی تو اس کے ماننے والے بگڑ جائیں گے ہم تہ دل سے اس کے حامی ہیں۔ کہ حضرات علمائے کرام اور وہ لوگ جنہیں حدیث و قرآن کی بصیرت حاصل ہے گمراہ اور غیر اسلامی عقائد کا قلع قمع کرنے کے لئے میدان عمل میں آئیں۔ اور پند و مواعظ اور تحریر و تقریر کے ذریعہ فاسد عقاید اور غیر اسلامی نظریات کی پول کھول کر ملت اسلامیہ کو گمراہی سے بچائیں۔ ظاہر ہے کہ یہ کام ہنگامہ آرائی اور ہلڑ بازی سے نہیں ہو سکتا۔ کسی مذہبی جماعت کی اصلاح کا طریقہ یہ نہیں ہے۔ کہ مظاہرے کئے جائیں اور اشتعال انگیز نعرے لگائے جائیں۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں بار بار تبلیغ اسلام کے ساتھ "اخلاق حسنہ" اور "پند و موعظت" کی شرط لگائی گئی ہے۔ آج نہ صرف ہماری قومی ضروریات کا تقاضہ ہے۔ بلکہ اسلام کی حقیقی تعلیم کا مطالبہ بھی یہی ہے کہ ہم "احقاق حق" (حق کو ثابت کرنے) اور "ابطال باطل" (باطل کو باطل قرار دینے) میں ان ہی شرائط کو ملحوظ رکھیں ورنہ پاکستان میں مذہبی فسادات کا ایسا طویل سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جو کسی کے روکے نہیں رکے گا۔ (ماہنامہ لقاء کراچی ماہ جولائی ۱۹۵۲ء)

# احمدیوں پر نکتہ چینی کرنے کی بجائے اپنا محاسبہ کرو

اخبار درِ نجف سیالکوٹ نے الفضل میں شائع شدہ ایک اعلان پر جس میں احباب کو تبلیغ کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ تبصرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل نوٹ شائع کیا ہے:-

اس اعلان میں ہر ایک قادیانی صاحب کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ سال میں پندرہ دن صرف تبلیغ مذہب کے لئے وقف کرے۔ اور ہر ایک شخص اپنے رشتہ داروں پر اپنا اثر و رسوخ جما کر مرزائیت پر مائل و آمادہ کرے۔ لطف مزید بر آں یہ کہ سکولوں اور کالجوں کے تمام استاد اور پروفیسر جو قادیانی ہیں اپنے اپنے حلقۂ اثر میں علانیہ مرزائیت کی تبلیغ میں مصروف ہو جائیں۔ اور ہر ایک سادہ لوح نوجوان و واقف شاگرد پر تبلیغ کے ڈورے ڈالنے شروع کر دیں اور یہ تبلیغ بھی علانیتہً نہ ہو۔ کیونکہ اس سے احقاق حق و ابطال الباطل کا اندیشہ ہے۔ بلکہ انفرادی اور مجلسی ہو۔ اور ریل گاڑیوں وغیرہ میں تبلیغ کے اشارات شائع ہو ہی چکے ہیں۔

اب فرمایئے کہ اس کا علاج دفتر اخبار کے پاس کیا ہے؟ چونکہ وہ لوگ ہر قسم کی تبلیغ کو خواہ وہ کسی رنگ میں ہو۔ اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں لہٰذا ان پر نکتہ چینی عبث ہے۔ البتہ ہمیں ناظرین پر سوال کرنے کا حق محفوظ ہے۔ کہ ان کے سالانہ ماہانہ یا یومیہ گوشوارہ میں مقابلتاً کیا رکھا ہے؟

آپ نے بڑی جد و جہد کی۔ ایک انجمن بنائی۔ عہدے تقسیم ہوئے کوئی صدر بنا۔ کوئی جنرل سیکرٹری کسی کو سرپرستی عطا ہوئی پھر ایک پارٹی بنائی۔ اس نے دوسروں کی خوب خبر لی۔ وہ برسر انتقام ہوئے انہوں نے آپ کو دو تین سال میں فیل کیا۔ اخبارات میں گالم گلوچ ہوئے۔ مقدمات چلے۔ یا عام جلسے ہوئے۔ جن میں آپ نے افراد کو شکست دینے کی ٹھان لی۔ چند علماء کی عزت افزائی انبیاء کی طرح فرمائی۔ اگلے سال انہیں معزول کر کے اور تازہ بتازہ علماء کو حلقۂ انجمن میں داخل فرمایا۔ ہزاروں کے چاول، لاکھوں کی چینی صرف ہوئی سوا دو اے کیا ہی پر رونق مجمع تھا۔

اے جناب صرف راولپنڈی میں کم از کم تیس ہزار سے زیادہ اثنا عشری موجود ہیں لیکن معلوم نہیں ان میں کتنے سوبادشیاں ہیں۔ اور اس باب میں لاہور کا دوستہ تو مقام ہوش سے بھی بلند ہے۔ اندریں حالات آپ کون ہیں لوگوں کے کام میں دخل دینے والے؟ وہ تو پروفیسروں کو تبلیغ کا حکم دیتے ہیں آپ کے اساتذہ تو مارے خوف قانون کے اپنا مذہب بھی ظاہر نہیں کر سکتے۔ ہم نے ملتان کے ایک شیعہ رئیس کے ہاں دو ملازم دیکھے ایک شیعہ ایک سنی۔ شیعہ کو زیارات کربلا کرائیں اور سنی کو حج کرایا۔ کسی نے کہا کہ اس سنی کو شیعیت کی تبلیغ کیجئے۔ تو آپ ناراض ہو گئے۔ کہ یہ بھی کوئی انسانیت ہے۔ کہ زیر اثر ملازموں کے اعتقادات پر تصرف کیا جائے۔

ہاں تو آپ کے گوشوارہ میں روزانہ ماہانہ نہ سہی گزشتہ سال کتنے لوگوں کا داخلہ عمل میں آیا؟ بعض دیہات میں برسوں سے عزاداری ہو رہی ہے لیکن وہاں پُشتی سُنی ہیں اور شیعہ شیعہ۔ کیونکہ پالیسی ہی یہ ہے کہ

"تجھ کو کسی کی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو"

مومنو! رواداری سے کام لو۔ اور دوسروں کی طرف دیکھ کر عبرت حاصل کیا کرو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

(درِ نجف ۲۰ جولائی ۱۹۵۲ء)

# کنونشن دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی ہے

علماء کی کنونشن جو لاہور میں ۱۳ جولائی کو منعقد کی جا رہی ہے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی ہے یہ پاکستان کے دو فرقوں کے درمیان منافرت پھیلانے کے لئے منعقد کی جا رہی ہے۔ (۱) نذیر احمد باجوہ ایڈووکیٹ سیالکوٹ (۲) محمد تقی ایڈووکیٹ سیالکوٹ (۳) الطاف علی ایڈووکیٹ سیالکوٹ (۴) عبد الرحمن ایڈووکیٹ سیالکوٹ (۵) محمد اسلم ایڈووکیٹ سیالکوٹ (۶) نذیر احمد پلیڈر سیالکوٹ (۷) عبد اللطیف پلیڈر